http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

جلد نمبر ۱۸ | ۹ تا ۱۵ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ نومبر ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۲۶

کاش کہ مجرم اَنجَام کو پہنچیں

مشاہیرِ اسلام اور قادیانیت

وقت کی قدر و قیمت

ایک خاتون کا ایمان افروز واقعہ

جسے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دیا!

مرزا طاہر صاحب تشریف لائیں پھندا تیار ہے

قیمت: ۵ روپے

آپ کے مسائل

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

شہید کی نماز جنازہ کیوں؟ جبکہ شہید زندہ ہے:

س :...... قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے : "مومن اگر اللہ کی راہ میں مارے جائیں' تو انہیں مرا ہوا مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں۔" اس حقیقت سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چونکہ شہید زندہ ہے تو پھر شہید کی نماز جنازہ کیوں پڑھی جاتی ہے؟ نماز جنازہ تو مردوں کی پڑھی جاتی ہے؟

ج :...... آپ کے سوال کا جواب آگے اسی آیت میں موجود ہے "وہ زندہ ہیں مگر تم (ان کی زندگی کا) شعور نہیں رکھتے۔"

اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم نے شہداء کی جس زندگی کو ذکر فرمایا ہے وہ ان کی دنیوی زندگی نہیں' بلکہ اور قسم کی زندگی ہے جس کو برزخی زندگی کہا جاتا ہے اور جو ہمارے شعور وادراک سے بالاتر ہے دنیا کی زندگی مراد نہیں' چونکہ وہ حضرات دنیوی زندگی پوری کر کے دنیا سے رخصت ہوگئے ہیں اس لئے ہم ان کی نماز جنازہ پڑھنے اور ان کی تدفین کے مکلف ہیں اور ان کی وراثت تقسیم کی جاتی ہے۔ اور ان کی بیوائیں عدت کے بعد عقد ثانی کر سکتی ہیں۔

خودکشی کرنے والے کی نماز جنازہ معاشرہ کے ممتاز لوگ نہ ادا کریں:

س :...... ایک شخص نے خودکشی کر لی' نماز جنازہ کے وقت حاضرین میں اختلاف رائے ہوگیا اس پر قریب کے دو مولوی صاحبان سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جنازہ پڑھ سکتے ہیں' تھوڑی دیر بعد پھر ایک دارالعلوم سے ٹیلیفون پر معلوم ہوا کہ ایک خاص گروہ کے لوگ یعنی مفتی' عالم دیندار وغیرہ۔ جنازہ پڑھا سکتے ہیں اور نہ ہی جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔ اب جو فریق نماز جنازہ میں شامل تھا وہ غیر شامل فریق کیا ہے۔ ازراہ کرم آپ دونوں فریقین کی شرعی حیثیت سے آگاہ فرمائیں؟

ج :...... خودکشی چونکہ بہت بڑا جرم ہے اس لئے فقہاء کرام نے لکھا ہے کہ مقتدا اور ممتاز افراد اس کا جنازہ نہ پڑھیں تاکہ لوگوں کو اس فعل سے نفرت ہو۔ عوام پڑھ لیں تاہم پڑھنے والوں پر کوئی گناہ ہوا اور نہ ترک کرنے والوں پر' اس لئے دونوں فریقوں کا ایک دوسرے پر طعن والزام قطعاً غلط ہے۔

مقروض کی نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شرکت اور ادائیگی قرض:

س :...... میں نے رحمۃ للعالمین کی جلد دوم صفحہ ۲۱ پر پڑھا ہے کہ جو مسلمان قرض چھوڑ کر مرے گا میں اس کا قرض ادا کروں گا' جو مسلمان ورثہ چھوڑ کر مرے گا اسے اس کے وارث سنبھالیں گے؟

ج :...... یہ حدیث جو آپ نے رحمۃ للعالمین کے حوالے سے نقل کی ہے' صحیح ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقروض کا جنازہ نہیں پڑھاتے تھے' بلکہ دوسروں کو پڑھنے کا حکم فرما دیتے تھے۔ جب اللہ تعالیٰ نے وسعت دے دی تو آپ مقروض کا قرضہ اپنے ذمہ لے لیتے تھے اور اس کا جنازہ پڑھا دیتے تھے۔

باغی' ڈاکو اور ماں باپ کے قاتل کی نماز جنازہ نہیں:

س :...... قاتل کو سزا کے طور پر قتل کیا جائے یا پھانسی دی جائے؟ اس کی نماز جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر والدین کا قاتل ہو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ فاسق و فاجر و زانی کی موت پر اس کی نماز جنازہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟

ج :...... نماز جنازہ ہر گناہگار مسلمان کی ہے' البتہ باغی اور ڈاکو اگر مقابلہ میں مارے جائیں تو ان کا نماز نہ پڑھا جائے' نہ ان کو غسل دیا جائے' اسی طرح جس شخص نے اپنے ماں باپ میں سے کسی کو قتل کر دیا ہو اور اسے قصاصاً قتل کیا جائے تو اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جائے گا۔ اور اگر وہ اپنی موت مرے تو اس کا جنازہ پڑھا جائے گا۔ تاہم سربرآوردہ لوگ اس کے جنازے میں شرکت نہ کریں۔

نماز جنازہ حرمین شریفین میں کیوں ہوتی ہے؟

س :...... تازہ شمارے میں آپ نے فرمایا ہے کہ جہاں پنجگانہ نماز باجماعت ہوتی ہے وہاں نماز جنازہ مکروہ ہے جبکہ کعبہ شریف' مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) اور دیگر مسجدوں میں اسی جگہ نماز جنازہ پڑھاتے ہیں تو کیا نہیں پڑھنا چاہئے؟

ج :...... عذر اور مجبوری کی حالت مستثنیٰ ہے حرمین شریفین میں اتنی بڑی جگہ میں اتنے مجمع کا بہ سہولت منتقل نہ ہو سکنا کافی عذر ہے۔

بازار میں نماز جنازہ مکروہ ہے:

س :...... ہمارے بازار میں اکثر نماز جنازہ ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک بھی رک جاتا ہے اور لوگوں کا آنا جانا بھی رک جاتا ہے جب کہ قریبی روڈ پر اس کے لئے جگہ بھی بنی ہوئی ہے لیکن پھر بھی یہاں پڑھائی جاتی ہے تو کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟

ج :...... کسی مجبوری کے بغیر بازار میں اور راستے میں نماز جنازہ پڑھانا مکروہ ہے۔

ہفت روزہ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

جلد ۱۸	۹ تا ۱۵ شعبان ۱۴۲۰ھ مطابق ۱۹ تا ۲۵ نومبر ۱۹۹۹ء	شمارہ ۲۶

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

- مرزا طاہر صاحب تشریف لائیں بہت اچھا ہے (اداریہ) 4
- تحفۂ قادیانیت کی کتاب ... (قسط نمبر ۲) (حضرت مولانا اللہ وسایا) 6
- مطالعہ اسلام اور قادیانیت (جناب محمد اورنگ زیب) 10
- ... کا قادیانی باب (جناب حامد میر) 11
- کاش کہ مجرم انجام کو پہنچیں (مولانا محمد اکرم طوفانی) 13
- ایک خاتون کا ایمان افروز واقعہ (ڈاکٹر عبداللہ ...) 14
- وقت کی قدر و قیمت (قاری منظور احمد تونسوی) 17
- جمہوری حکومتیں انجام کو پہنچ گئیں (جناب شفیع الرحمن احرار) 20
- پشاور میں رد قادیانیت کورس (حضرت مولانا نور الحق نور) 21
- اخبار ختم نبوت 24
- تبصرہ کتب 26

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مولانا محمد علی جالندھریؒ
مولانا لال حسین اخترؒ
مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
مولانا محمد حیاتؒ
مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
مولانا محمد شریف جالندھریؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا عبدالرحیم اشعر
مولانا مفتی محمد جمیل خان
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا محمد اشرف کھوکھر

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

قانونی مشیر

حشمت حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل و تزئین: ارشد خرم

کمپیوٹر کمپوزنگ: فیصل عرفان

زر تعاون بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ ڈالر، یورپ، افریقہ، ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک، ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ ۵ روپے، سالانہ ۲۵۰ روپے، ششماہی ۱۲۵ روپے، سہ ماہی ۷۵ روپے

چیک/ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، نیشنل بنک پرانی نمائش اکاؤنٹ نمبر ۴۸۷/۹ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷، ۷۸۰۳۲ فیکس

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON. SW9. 9HZ. U.K.
PHONE: 0171-737-8199

ناشر عزیز الرحمن جالندھری — طابع سید شاہد حسن — مطبع القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزا طاہر صاحب تشریف لائیں پھندا تیار ہے

نواز شریف کی برطرفی پر جنرل مشرف صاحب تشریف لائے اور حسب معمول پہلی تقریر میں انہوں نے رواداری کا درس دیا جس سے خوش ہو کر مرزا طاہر نے پاکستان واپسی کی امید باندھی ہے حالانکہ اس پر پاکستان میں واپسی کی پہلے بھی کوئی بندش نہیں ہے۔ انہوں نے خود ساختہ جلاوطنی اختیار کی ہوئی ہے اور ان کا مقصد پاکستان اور مسلمانوں کو بدنام کرنا اور مغرب کو خوش کرنا ہے۔ امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری ہوا تو وہ جمعہ کا خطبہ دینے کے بجائے روتے رہے اور پھر ان کی آنکھوں کے سامنے مسلمانوں کے وہ تمام قتل آگئے جو انہوں نے کیے تھے' اسلم قریشی کا اغوا یاد آیا' کبھی کسی اور مسلمان کا قتل اور اغوا۔ ربوہ ریلوے اسٹیشن پر جو نشتر کالج کے طلباء پر مظالم کیے وہ یاد آنے لگے اور وہ اتنے خوف زدہ ہوئے کہ پاکستان سے بھاگنے میں عافیت سمجھی۔ امیگریشن کے افسران سے سازباز کی' ایئر لائن والوں کو رام کیا اور صبح جب لوگ سو کر اٹھے تو مرزا طاہر صاحب لندن اپنے آقاؤں کے چرنوں میں پہنچ چکے تھے اور ان کی آشیرباد حاصل کر لی تھی۔ جب بھی حکومت تبدیل ہوئی ہے تو وہ پہلے اس کو اپنی کرامت بتاتے رہے۔ بھٹو صاحب کی حمایت کرتے رہے' ان کو ووٹ ڈلوائے' رقوم خرچ کیں۔ بھٹو صاحب حکومت میں آگئے تو شادیانے بجانے لگے کہ ہماری حکومت آگئی۔ قادیانیت خوب پھلے گی' پھولی گی۔ اور راج کرے گی' اسلام ختم ہو گا لیکن بھٹو چاہے کتنے بے دین ہیں' مسلمان تو تھے اس لئے قادیانیت کی دال نہیں گلی۔ مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ نے نکیل ڈالی رکھی۔ قادیانی فضائیہ کے سربراہ اور فوج کے کچھ جرنلوں اور بعض حساس اداروں کے قبضہ کے بعد مرزائی پاکستان پر قبضہ کا خواب دیکھنے لگے تھے اور بھٹو صاحب کو اپنا سب سے بڑا خیر خواہ سمجھ کر سب کچھ کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ چناب نگر (سابقہ ربوہ) ریلوے اسٹیشن پر نشتر کالج کے طلباء پر حملہ کیا اور ختم نبوت مردہ باد کے نعرے لگانے لگے' مرزا طاہر ان کی قیادت کر رہے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی بھٹو صاحب نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تو وہ بھٹو کے جانی دشمن ہو گئے۔ مرزائی بددعائیں دینے لگے' مختلف پیشگوئیاں کرنے لگے' بھٹو صاحب الگ ہوئے اور اس فیصلے کے بعد تین سال سے زیادہ عرصہ گزرا تو اب مرزا طاہر بکنے لگے کہ ہماری بددعا کی وجہ سے الگ ہوا اور خوش ہوئے کہ ہم پاکستان پر قبضہ کریں گے۔ ہماری حکومت آگئی۔ جنرل ضیاء الحق (مرحوم) آئے تو شروع شروع میں شادیانے قادیانیوں نے بجائے لیکن ذلت اور رسوائی ان کا مقدر تھی۔ ضیاء الحق (مرحوم) نے امتناع قادیانیت آرڈیننس جاری کر دیا تو اب ان کے لئے بددعا کا سلسلہ شروع ہو گیا لیکن گیارہ سال تک کوئی بددعا قبول نہیں ہوئی' ضیاء الحق شہید ہو گئے تو مرزا طاہر کرامت ظاہر کر کے خوشیاں منانے لگے کہ اب قادیانیت کی حکومت آگئی لیکن بے نظیر صاحبہ آگئیں اور قادیانیت کی لئے کچھ نہ ہو سکا حکومتیں ویسے ہی رہیں اس کے بعد تو نواز شریف آگئے پھر بے نظیر اور پھر نواز شریف لیکن قادیانیوں کی خوشیاں عارضی رہیں۔ اب نواز شریف اقتدار سے

معزول ہوئے اور جنرل مشرف آگئے اور انہوں نے آئین معطل کر دیا تو پھر قادیانی شادیانے بجانے لگے حالانکہ جنرل مشرف کہہ چکے ہیں کہ آئین آئینی حیثیت سے معطل ہے' اس کے مندرجات معطل نہیں۔ اب کبھی خوش خبریاں سنائی جاری ہیں اور کبھی (مرزا طاہر) کے پاکستان آنے کی نوید سنائی جاری ہے۔ مرزا طاہر صاحب! پاکستان آئیں سزا بھگتیں اگر آپ حق پر ہیں تو پھر ڈٹے رہیں عدالت میں حق بیان کریں۔ یاد رکھئے! حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غداروں کی پاکستان میں جگہ نہیں۔ جنرل مشرف یا کوئی اور فوجی اس ملک میں قادیانیت سے متعلق قوانین کو چھیڑ نہیں سکتے۔ اس لئے خوش ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر مسلمانوں کے غصہ کا شکار ہونا ہے تو تشریف لائیے۔ آپ کی خوش فہمی جلد دور ہو جائے گی۔

سپریم کورٹ۔ مسلمانوں کی ایک اور فتح

آئین کی معطلی اور حکومت کی تبدیلی سے فائدہ اٹھا کر قادیانیوں نے سپریم کورٹ میں شرارت کرنے کی کوشش کی اور ایک درخواست جو کہ عرصہ دراز سے التوا میں پڑی ہوئی تھی' اس کو فوری طور پر شروع کرنے کی درخواست دی اور سپریم کورٹ نے تاریخ دے دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے وکلاء جناب اسماعیل قریشی صاحب' جناب راجہ حق نواز تشریف لے گئے۔ قادیانیوں کے وکیل نہیں پہنچے ان کو اپنی بدنیتی اور جھوٹ کا اندازہ ہو گیا ہے۔ اس لئے راہ فرار اختیار کرلی اور مسلمانوں نے فتح حاصل کی۔ سپریم کورٹ نے اپیل خارج کر دی۔ مسلمانوں کو اللہ نے پھر فتح وکامرانی سے ہمکنار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت کی برکات کا سب مشاہدہ کریں گے۔ انشاء اللہ آئندہ بھی قادیانیوں کو اس طرح ذلت ہوتی رہے گی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا دورہ قندھار

مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلالپوری' مولانا محمد طیب لدھیانوی' حاجی شاہ محمد آغا' حاجی نعمت اللہ' محمد وسیم غزالی' جناب محمد انور رانا پر مشتمل وفد نے گزشتہ دنوں قندھار کا دورہ کیا اور حالات کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ وزیر خارجہ مولانا ملا عبدالجلیل' مولانا جان اخوند' مولانا نیک محمد وزارت خارجہ کے نمائندہ برائے اسپین بولدک مولانا عبدالرحمٰن اور دیگر رہنماؤں سے ملاقات کی۔ علمائے کرام نے کہا کہ افغانستان میں نفاذ شریعت کی برکت سے افغان قوم کو کوئی شکست نہیں دے سکا۔ ان علماء کرام افغان مجاہدین کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا اور ان پاکستانی رہنماؤں نے افغان قائدین کو بتایا کہ عنقریب شیخ المشائخ خواجہ خواجگان' مولانا خان محمد صاحب' حکیم العصر حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب اور دیگر اکابرین طالبان سے ملنے کے لئے تشریف لائیں گے۔ (انشاء اللہ)

قسط نمبر ۲

فتنۂ قادیانیت کی نقاب کشائی

تحریر: حضرت مولانا اللہ وسایا

س: کیا عیسیٰ علیہ السلام جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس سے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جائے گی؟ ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی ہے؟ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے "مسلم شریف" کی روایت کے مطابق تین مرتبہ فرمایا کہ عیسیٰ نبی اللہ تشریف لائیں گے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے بعد نبی اللہ کا تشریف لانا یہ ختم نبوت کے منافی ہے؟

ج: عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری اور مرزا قادیانی کے دعوئ نبوت میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور ان دونوں باتوں کو باہمی خلط ملط کرنا انصاف کا خون کرنا ہے کہ خاتم النبیین کا تقاضا مفہوم و معنی یہ ہے کہ رحمت عالم کے بعد کوئی شخص نبی یا رسول نہیں بنایا جائے گا۔ نبوت و رسالت کسی کو نہیں ملے گی' خلاف عیسیٰ علیہ السلام کے کہ وہ حضور علیہ السلام سے پہلے کے نبی ہیں اور رسول ہیں۔ ان کو آپ ﷺ سے پہلے نبوت اور رسالت مل چکی ہے' اس لئے ان کی تشریف آوری ختم نبوت کے منافی نہیں۔ کشاف' تفسیر ابی سعود' روح المعانی' مدارک شرح مواہب لرزقانی میں ہے۔

یعنی آخر الانبیاء ہونے کے معنی یہ ہیں کہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جائے گا' جبکہ عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو منصب نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے عطا کیا جا چکا ہے۔ اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص نئے سرے سے منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا' نہ نیا نہ پرانا' اور نہ آپ کے بعد وحی نبوت کسی کو ہو سکتی ہے' نہ پرانے احکام سے متعلق اور نہ نئے احکام کی بابت اب مرزا قادیانی کے کیس پر غور کریں کہ اس نے چودھویں صدی میں نبوت کا دعویٰ کیا تو اس کا دعویٰ نبوت' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے بعد ہے' لہٰذا یہ نہ صرف غلط بلکہ ختم نبوت کے منافی ہے۔ مرزا قادیانی کا دعوئ نبوت کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کہ جو شخص میرے بعد دعویٰ کرے گا دجال وکذاب ہو گا۔ یہ دجل و کذب پر مبنی ہے' یہ ہر دو علیحدہ علیحدہ امر ہیں ان کو باہمی خلط ملط نہیں کیا جا سکتا۔

س: عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی ہوں گے یا نہیں؟ اگر ہوں گے تو پھر یہ ختم نبوت کے خلاف ہے' اگر نبی نہ ہوں گے تو پھر کیا وہ نبوت سے معزول ہو جائیں گے؟

ج: عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری حیثیت حضور علیہ السلام کے امتی اور خلیفہ کے ہو گی۔ یعنی امت محمدیہ کی طرف نبی بن کر تشریف نہ لائیں گے' کیونکہ وہ صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے' جس پر قرآن شریف کی آیت: "رسولا الی بنی اسرائیل" دلالت کرتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کافہ و عامہ کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی یہ ڈیوٹی ختم ہو گئی اس سے وہ صرف امتی اور خلیفہ ہوں گے۔

(بخاری شریف ج اول' ص ۴۹۰'

مسلم شریف جلد اول ص ۸۸) پر ہے کہ: "ان ینزل فیکم عیسی ابن مریم حکما مقسطا" اور ابن عساکر میں ہے: "انه خلیفتی فی امتی من بعدی" کہ میری امت میں میرے خلیفہ ہوں گے' تشریف آوری کے وقت وہ امت محمدیہ کی طرف نبی اور رسول بن کر تشریف نہ لائیں گے بلکہ خلیفہ و امام ہوں گے۔ اس لئے ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت کی خلاف ورزی لازم نہ آئے گی۔ باقی رہا یہ کہ وہ کیا نبوت سے معزول نہ ہوں گے بلکہ دوبارہ تشریف آوری کے بعد نبی اللہ ہونے کے باوجود ان کی ڈیوٹی بدل جائے گی' جیسے پاکستان کے صدر مملکت اس وقت پاکستان کے سربراہ ہیں' اگر وہ برطانیہ تشریف لے جائیں تو صدر مملکت پاکستان ہونے کے باوجود برطانیہ تشریف آوری پر ان کو برطانیہ کے قانون کی پابندی لازم ہے۔ حالانکہ وہ صدر مملکت ہیں مگر وہاں جا کر ان کی حیثیت صدر مملکت ہونے کے باوجود مہمان کی ہو گی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے زمانہ میں جو ان کی نبوت کا پیریڈ تھا' اس میں وہ نبی تھے' کل جب وہ حضور علیہ السلام کی امت میں تشریف لائیں گے'

گو نبی ہونے کے باوجود حضور علیہ السلام کے زمانہ نبوت میں ان کی حیثیت امتی و خلیفہ کی ہوگی۔ اب وہ نہ نبوت سے معزول ہوں گے نہ ان کی تشریف آوری سے ختم نبوت پر حرف آیا۔

س: عیسیٰ علیہ السلام جب تشریف لائیں گے' کس شریعت پر عمل کریں گے؟ اپنی شریعت پر یا حضور علیہ السلام کی شریعت پر؟

ج: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد امتی ہونے کی حیثیت سے ہے تو ظاہر ہے کہ وہ حضور علیہ السلام کی شریعت پر عمل کریں گے' اس لئے ہمارے عقائد کی کتابوں میں ہے:

یحکم بشرعنا لا بشرعة

ترجمہ: "وہ ہماری یعنی امت محمدیہ کی شریعت کے مطابق عمل کریں گے اور خود بھی عمل پیرا ہوں گے نہ کہ اپنی شریعت پر"

س: کیا وہ شریعت محمدیہ' میں آکر کسی سے پڑھیں گے یا ان کو وحی ہوگی اگر وحی ہوگی تو وحی کا دروازہ بند نہ ہوا؟

ج: نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا' نبی کی تعلیم و تبلیغ خود اللہ رب العزت فرماتے ہیں۔ (مرزا قادیانی) کے جھوٹے ہونے کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ وہ ایک نہیں کئی استادوں کے شاگرد تھے جن میں مولوی فضل الٰہی' مولوی فضل احمد اور گل علی شیعہ بطور خاص مشہور ہیں۔ نبی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوتا۔ اسلامی تعلیمات اور دیگر کتب کی رو سے تو یہ ممکن ہے کہ ایک نبی دوسرے نبی سے حکم و مصلحت خداوندی چند خاص امور کی تفسیر وضاحت کے لئے جائے مگر ایک نبی دنیا میں کسی غیر نبی کے دروازہ پر علم کی تحصیل کے لئے جائے یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

مرزا قادیانی کا دوسروں کے دروازوں پر تحصیل علم کے لئے زانوئے تلمذ طے کرنا' اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے اور مختاری کے امتحان میں فیل ہونا اس کی عزت میں اضافہ نہیں کرتا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اللہ کے نبی ہیں' وہ دوبارہ نازل ہو کر کسی سے قرآن و حدیث یا شریعت محمدیہ کی تعلیم حاصل کریں یہ ناممکن اور ہمارے عقائد کے خلاف ہے۔ ان کے لئے قرآن و سنت کی تعلیم کا اللہ کی طرف سے ہونا خود قرآن میں مذکور ہے:

"واذ علمتک الکتاب والحکمة"

(سورۃ آل عمران رکوع:۲)

باقی رہا یہ سوال کہ کیا ان پر وحی نازل ہوگی؟ تو جناب ان پر وحی نبوت نہ ہوگی' وحی نبوت کا دروازہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بند ہے تو پھر ان کو شریعت محمدیہ کا علم کیسے ہوگا؟ اس کا اہتمام اللہ رب العزت کے ذمہ ہے' اس اہتمام اور ان کی تعلیم کے لئے وحی نبوت نہ ہوگی بلکہ الہام کشف مبشرات القاء علم لدنی ہے' بے شمار قدرت کے ذرائع ہیں جن کے ذریعہ اللہ رب العزت ان کو شریعت محمدیہ کی تعلیم کا اہتمام فرمادیں گے۔ قادیانی بے فکر رہیں' نہ وحی نبوت کی ضرورت ہے' نہ کسی کے دروازہ پر زانوئے تلمذ طے کر کے نبوت کو مذاق بنانے کی۔ قدرت کی طرف سے اس کا اہتمام ہوگا' قرآن مجید میں صراحتاً ہے کہ وحی نبوت کے علاوہ اور بھی وحی کے اقسام ہیں مثلاً:

واذ اوحینا الی امک

(سورۃ طٰہٰ رکوع:۲) یا جیسے واوحینا الی النحل۔

ظاہر ہے کہ ام موسیٰ کی طرف یا نحل کی طرف وحی ہونے کے باوجود وہ وحی نبوت نہ تھی۔ پس قرآن کی ان آیات سے ثابت ہوا کہ وحی نبوت کے علاوہ بھی وحی ہے۔

س: قادیانی کہتے ہیں کہ آپ کے عقیدہ کے مطابق جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ زمین پر فرشتوں کے ذریعہ آئیں گے اور پھر مینار سے آگے ان کے لئے سیڑھی لائی جائے گی۔ کیا جو خدا ان کو مینار تک لایا ہے وہ صحن تک لانے پر قادر نہیں؟

ج: قدرت و حکمت میں فرق سمجھیں' قدرت علیحدہ چیز ہے' حکمت علیحدہ چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو صحن پر لانے پر بھی قادر ہیں' یہ قدرت کے خلاف نہیں مگر حکمت اسی میں ہے کہ ان کو مینار تک تو فرشتوں کے ذریعہ لایا جائے۔ آگے مسلمان ان کو خود سیڑھی لے کر مینار سے اتاریں' اس میں دو حکمتیں نظر آتی ہیں۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۳۷ باب المعجزات کی متفق علیہ) روایت کے مطابق نبی علیہ السلام نے جنگ حدیبیہ میں جب مسلمانوں کے لشکر میں پانی ختم ہو گیا' صحابہ کرامؓ نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برتنوں میں سے بچا کچا پانی اکٹھا کر کے لائیں' ایک پیالے میں پانی لایا گیا' آپ نے پیالہ کے جمع شدہ پانی میں ہاتھ مبارک ڈال دیئے جس سے پانچوں انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ آپ پیالہ میں جمع شدہ پانی میں ہاتھ ڈال کر امت کو سبق دے رہے تھے کہ جو انسان کی ہمت میں ہے وہ خود کرے۔ جہاں انسان کی ہمت جواب دے جائے وہاں سے پھر انسان کو قدرت خداوندی پر نظر رکھنی چاہئے۔ بعینہ اسی طرح مینار سے اوپر آسمانوں تک انسان کی طاقت نہیں چلتی جہاں انسان کی طاقت کام نہیں کر سکتی وہاں خدا تعالیٰ کی قدرت کام کرے گی' جہاں پر انسان کی طاقت چل سکتی ہے

وہ مینار سے نیچے سیڑھی لگا کر اپنی طاقت کو استعمال کریں گے۔ دوسری حکمت یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو ہم اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے' خود سیڑھی لائیں گے تاکہ مسلمانوں کو یقین ہو کہ سچا مسیح وہ ہے جس کے لئے ہم سیڑھی لائیں گے۔ اپنے ہاتھوں سے اتاریں گے جو قادیان میں ماں کے پیٹ سے پیدا ہو کر کہتا ہے کہ میں مسیح ہوں' جھوٹ بولتا ہے۔

س: حضرت عیسیٰ علیہ السلام شام' دمشق میں نازل ہوں گے' اسرائیل بیت المقدس جائیں گے' وہ پھر وہاں سے قتل دجال کے بعد مکہ مکرمہ سعودی عرب تشریف لائیں گے تو ان کی نیشنلٹی کس ملک کی ہوگی' پاسپورٹ' این او سی' زرمبادلہ کا کیا بنے گا؟

ج: اس اشکال کا حل بھی تعلیمات اسلامیہ میں موجود ہے (مشکوٰۃ شریف باب "نزول مسیح" ص ۴۷۹) متفق علیہ روایت کے الفاظ یہ ہیں:

"ان ینزل فیکم ابن مریم" وہ حاکم ہوں گے اور حاکم بھی مرزا قادیانی کی طرح انگریز کے مدح سرا اور انگریز کی خوشامد اور لجاجت کی غلاظت میں غرق نہ ہوں گے' نہ ہی ملکہ وکٹوریہ کو برطانیہ میں خط لکھیں گے کہ تو زمین کا نور ہے اور میں آسمان کا نور ہوں۔ تیرے وجود کی برکت و کشش نے مجھے اوپر سے نیچے کھینچ لیا ہے' ستارہ قیصریہ' تحفہ قیصریہ اور گورنمنٹ عالیہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ملحقہ تریاق القلوب جس میں جہاد کو حرام اور انگریز کی اطاعت کو فرض اور خود کو گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا قرار دیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہیں ہوں گے' وہ حاکم عادل ہوں گے' ان کے نزول کے وقت "یہلک کلھا الا ملۃ واحدۃ الا وھی الاسلام" تمام ملتیں اور ادیان باطلہ مٹ جائیں گے' دین اسلام کی برتری اور شاہی ہوگی۔ پوری دنیا پر اسلام کا جھنڈا ہوگا' پوری دنیا اسلام کی وحدت و اکائی اور ون یونٹ میں پروئی ہوگی اور اس کے حکمران حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحیثیت خلیفہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ تو جب قیامت سے قبل نزول مسیح کے وقت تمام دنیا اسلام کے زیر نگیں ہوگی اور اس کے حکمران عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے تو ان سے اس وقت پاسپورٹ اور ویزا کی بحث کرنی عقل اور نقل کے خلاف ہے۔

س: کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام خنزیروں کو قتل کریں گے' کیا خنزیر کو قتل کرنا ان کی شان کے خلاف نہیں؟

ج: مسئلہ کو اس کی حقیقت کی روشنی میں صحیح سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے' اس سے صورتحال واضح ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نعوذباللہ خود خنزیروں کو قتل نہیں کریں گے بلکہ ان کی تشریف آوری کے بعد جب دنیا میں خنزیر کھانے والی اور اس کا ریوڑ پالنے والی قوم نہ رہے گی بلکہ وہ مسلمان ہو جائیں گے تو ان کے مسلمان ہو جانے پر جو لوگ خنزیر پالنے والے تھے' وہی اس کے مٹانے والے ہوں گے کیونکہ قتل خنزیر کا سبب عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا۔ آپ کے حکم سے خنزیر قتل کئے جائیں گے اور آپ کے زمانہ بعد نزول میں یہ سب کچھ ہوگا۔ اس لئے قتل کی نسبت آپ کی طرف کر دی گئی۔ مثلاً جنرل محمد ضیاء الحق نے ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی حالانکہ پھانسی کا فیصلہ کرنے والا مشتاق احمد چیف جسٹس تھا اور پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر بھٹو کو لٹکانے والا تارا مسیح مشہور جلاد تھا۔ مگر بایں ہمہ نسبت پھانسی کی جنرل ضیاء الحق کی طرف منسوب کی جاتی ہے اور کی جائے گی کہ یہ سب کچھ ان کے عہد اقتدار میں ہوا۔ حالانکہ اس نے خود پھانسی نہیں دی۔ اسی طرح جنرل ایوب خان نے ۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں فتح حاصل کی حالانکہ لڑنے والے فوجی تھے۔ ایوب خان کے حکم سے اس کے زمانہ میں فتح ہوئی' اس لئے فتح کی نسبت ایوب خان کی طرف جائے گی۔ بھٹو نے مرزائیت کو اقلیت قرار دیا' حالانکہ اقلیت کا ریزولیشن پاس کرنے والی اسمبلی تھی مگر اس کے زمانہ میں ہوا اس لئے اس کی طرف نسبت کی جاتی ہے۔ اسی طرح خنزیر عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قتل ہوں گے مگر یہ برائی آپ کے زمانہ بعد از نزول میں اختتام پذیر ہوگی' اس لئے اس کا کریڈٹ احادیث میں آپ کو دیا گیا تو ایک برائی کو ختم کرنا اچھا فعل ہے نہ کہ قابل ملامت و باعث اعتراض۔ پھر کیا آپ نے کبھی یہ بھی سوچا کہ قتل تو خنزیر ہوں گے مگر پریشان قادیانی جماعت ہے' آخر کیوں اور اگر قتل خنزیر سے بقول قادیانیوں کے عیسیٰ علیہ السلام کی توہین لازم آتی ہے تو پھر قادیانی جماعت کے مفتی صادق کی کتاب ذکر حبیب میں موجود ہے کہ:

"مرزا قادیانی کے ایک مرید نے شکایت کی کہ لوگ مجھے کتا مار پیر کہتے ہیں' اس پر مرزا قادیانی نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے خدا نے مجھے سؤر مار کہا ہے۔" (ذکر حبیب ص ۱۹۲)

اس طرح تحفہ گولڑویہ ص ۳۱۴ پر اپنے آپ کو سؤر مارنے والا کہا ہے' ان دونوں حوالہ جات میں مرزا قادیانی نے وہی بات کہی جو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باعث ملامت بتاتے ہیں۔ اگر ان کے لئے باعث ملامت ہے تو اس کے لئے کیوں نہیں' اب ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا ضروری

ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب "براہین احمدیہ" جلد ۵ ص ۵۸ پر لکھا ہے:

"ان (عیسیٰ علیہ السلام) کی تعلیم میں خنزیر خوروں اور تین خدا بنانے کا حکم اب تک انجیلوں میں نہیں پایا جاتا۔" اسی طرح روایات میں بھی کہ سور مت کھانا اور حقیقت الوحی کے ص ۲۹ پر لکھتا ہے کہ:

"عیسیٰ علیہ السلام اگر آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے۔" (معاذاللہ ثم معاذاللہ)

نیز براہین احمدیہ میں حصہ پنجم کے ص ۲۱۴ کے حاشیہ پر مرزا قادیانی نے لکھا کہ:

"عیسیٰ علیہ السلام کے کشمیر چلے جانے کے بعد پولوس نے ان کی تعلیمات میں تحریف کر کے خنزیر جیسے ابدی حرام جانور کو حلال کر دیا۔"

فرمایئے، خود ہی مرزا نے لکھا کہ شریعت عیسیٰ میں خنزیر خوری منع اور ابدی حرام ہے اور پھر خود لکھا کہ وہ یعنی عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ آئیں گے تو سور کا گوشت کھائیں گے۔ (معاذاللہ ثم معاذاللہ)

ایک چیز جو باقرار مرزا، عیسیٰ علیہ السلام کے شریعت میں جائز نہیں، اس کی نسبت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف کرنا توہین نبوت ہے یا نہیں؟ (حقیقۃ الوحی ص ۲۹) کی عبارت یہ ہے:

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے جانے کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسا کی طرف بھاگے گا اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا اور جب لوگ عبادت کے لئے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا اور شراب پیئے گا اور سور کا گوشت کھائے گا (معاذاللہ ثم معاذاللہ) اور اسلام کے حلال اور حرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا، کیا کوئی عقل تسلیم کر سکتی ہے کہ اسلام کے لئے یہ مصیبت کا دن پھر باقی رہے؟ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا بھی آئے گا۔"

س: مرزائی کہتے ہیں کہ جب مرزا نے صاف لکھ دیا ہے کہ یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ اب وہ جس بات کو خود غیر معقول کہہ رہے ہیں، آپ اس کو کیوں لازم ٹھہراتے ہیں یہ تو انصاف کا خون ہے؟

ج: مرزا قادیانی کی یہ عبارت اردو ہے، اردو جاننے والے دنیا میں کروڑوں انسان رہتے ہیں، کسی سے اس کا مفہوم پوچھ لیں، مرزا لکھتا ہے کہ:

"یہ بات بالکل غیر معقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آنے والا ہے۔"

یعنی یہ کہ وہ نہیں آئے گا۔ اس کا آنا عقل کے خلاف اور غیر معقول بات ہے کیونکہ اگر وہ آئے تو (۱) مسجد کی جائے کلیسہ کو جائے گا، (۲) مسلمان قرآن پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول کر بیٹھے گا، (۳) مسلمان بیت اللہ کی طرف اور وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا، (۴) شراب پیئے گا، (۵) سور کا گوشت کھائے گا، (۶) اسلام کے حلال و حرام کی پابندی نہیں کرے گا۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا، اس کا آنا غیر معقول ہے کیونکہ اگر وہ آئے گا تو اس کو یہ کام کرنے ہوں گے، ان کے باعث وہ کہتا ہے کہ ان کا آنا غیر معقول ہے، اب فرمایئے کہ ایک ایسی چیز مثلاً خنزیر جو عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں بھی بقول مرزا منع ہے تو کیا عیسیٰ علیہ السلام آکر ایک حرام چیز کو کھانا شروع کر دیں گے؟ یہ وہ قادیانی تعلیمات ہیں جس کی بنیاد پر ہم اس کو کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ باقی رہا مرزا قادیانی کا یہ اعتراض کہ مسلمان جب بیت اللہ کی طرف رخ کریں گے تو وہ بیت المقدس کی طرف منہ کرے گا، اس کا بھی احادیث میں جواب موجود ہے، ایسے محسوس ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دجل و فریب کذب و تلبیس و آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں جواب مذکور ہے۔ اب یہ کہ وہ بیت المقدس کی طرف رخ کرے گا، اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں یہ جواب موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد پہلی نماز حضرت مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں ادا فرمائیں گے، بعد باقی نمازیں بھی عیسیٰ علیہ السلام خود پڑھائیں گے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں، امتی ہونے کے ناطے سے ان کا رخ بیت اللہ کی طرف ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے مقتدی ہیں تو کیا عقلاً و شرعاً یہ ممکن ہے کہ امام رخ بیت اللہ کی طرف اور مقتدی کا بیت المقدس۔

س: احادیث میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے متعلق ایک سو اسی علامات ہیں جو موجودہ تواتر نزول المسیح کے ساتھ بطور ضمیمہ کے شائع ہوئی ہیں۔ جس کا اردو ایڈیشن علامات قیامت اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے عام ملتا ہے، بازار سے یہ ترجمہ مولانا رفیع عثمانی نے کیا ہے، ان علامات میں سے چند ایک پیش خدمت ہیں:

۱:- حضور علیہ السلام نے فرمایا: "آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ ہوگا۔" مرزا کا نام غلام احمد قادیانی تھا، آنے والا بغیر باپ کے پیدا ہوگا، مرزا قادیانی کا چھ فٹ قد کا باپ، غلام مرتضیٰ نامی ایک شخص باپ بیان کیا جاتا ہے۔ (باقی آئندہ)

مشاہیر اسلام اور قادیانیت

محمد اورنگزیب اعوان

علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ:

غلام احمد قادیانی مردود ازلی ہے اس کو شیطان سے زیادہ لعین سمجھنا جزو ایمان ہے۔ شیطان نے ایک نبی کا مقابلہ کیا تھا اس خبیث اور بدباطن نے جمیع انبیاء علیہم السلام پر افتراء پردازی کی ہے۔ مرزا قادیانی اس زمانے کا دجال اکبر ہے۔ (تحریک ختم نبوت شورش کاشمیری)

سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ:

مرزائیت کی تحریک جو مذہبی روپ میں نمودار ہوئی دراصل مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد فنا کرنے اور ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ایک سازش ہے جو انگریزی حکومت میں تیار کی گئی۔ مرزائیت کی تنظیم انگریزی رواج کو دوام بخشنے کی ایک تدبیر ہے۔ اس تحریک کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری زندگی انگریزوں کی قصیدہ خوانی میں گزری ہے۔ (قادیانیت ہماری نظر میں ص ۱۰۷)

مولانا احمد رضا خان بریلویؒ:

قادیانی مرتد منافق ہیں۔ مرتد منافق وہ کہ جو کلمہ اسلام بھی پڑھتا ہے اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتا ہے اور پھر اللہ عزوجل' رسول اللہ ﷺ' کسی نبی کی توہین کرتا یا ضروریات دین میں سے کسی شے کا منکر ہے' اس کا ذبیحہ محض 'مردار' حرام قطعی ہے' مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والا اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے اور جو کافر کو کافر نہ کہے وہ بھی کفر ہے۔ (احکام شریعت ص ۱۱۲)

مولانا تاج محمودؒ:

مسلمانوں نے روز اول ہی سے اس فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے۔ ۱۹۳۰ء کے بعد مرزائیوں کے خلاف انفرادی جہاد کی بجائے اجتماعی جہاد کا سلسلہ شروع ہوا اور مجلس احرار اسلام نے اس محاذ پر گراں قدر خدمات سرانجام دیں' خطیب اسلام سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ عشق رسالت مآب ﷺ کے خاص جذبہ کے تحت اس فتنہ کی بیخ کنی کو اپنا وظیفہ حیات بنالیا اور تہس نہس کرنے کے لئے زندگی بھر کام کیا' اب حالات کا تقاضا ہے کہ ان اسلام اور وطن دشمنوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کر کے پاکستان کی سلامتی اور استحکام کو یقینی بنایا جائے۔ (قادیانیت ہماری نظر میں ص ۱۱۷)

علامہ محمد اقبالؒ:

قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ (قادیانیت ہماری نظر میں ص ۲۱۵)

مرحوم ذوالفقار علی بھٹو:

ختم نبوت پر میرا محکم ایمان ہے میں اسی پر زندہ رہوں گا اور اسی پر مروں گا اور جو شخص حضور سرور عالم ﷺ کو خاتم النبیین نہیں مانتا وہ میرے نزدیک کافر ہے۔ (ماہنامہ ضیاء حرم جولائی ۷۶ء)

مرحوم جنرل محمد ضیاء الحق:

قادیانیت کا وجود عالم اسلام کے لئے سرطان کی حیثیت رکھتا ہے۔ جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے لئے یہ بات قابل فخر ہے کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا اور دنیا کو اس کے فریب سے آگاہ کیا۔ ختم نبوت کا عقیدہ نہ صرف ملت اسلامیہ کے ایمان کا بنیادی نقطہ ہے بلکہ پوری انسانیت کے لئے اللہ تعالیٰ کے دین اور رحمت کی تکمیل کا عالمی پیغام ہے۔ (روزنامہ "مشرق" مورخہ ۱۰/اگست ۸۵ء)

راجہ محمد ظفر الحق:

قادیانیت کا فتنہ اس صدی کا سب سے بڑا فتنہ ہے اسلام مخالف حکومتوں اور افراد نے دل کھول کر اسے اپنی مکمل حمایت فراہم کی تاکہ اللہ تعالیٰ کے آخری اور کامل دین میں رخنہ ڈال سکیں۔ استعماری قوتوں نے اسے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے خوب استعمال کیا تاکہ استعمار کے خلاف جہاد کے جذبے کو سرد کیا جاسکے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ قادیانیت بے نقاب ہوئی اور باوجود بے پناہ وسائل اور حمایت کے دنیا بھر میں اس کا اصل چہرہ سامنے آرہا ہے۔ (مرگ مرزائیت ص ۱۳)

ڈاکٹر عبدالقدیر خان

اس میں ذرا بھی شبہ نہیں کہ عرصہ دراز سے قادیانی ملک کے اندر اور باہر یہودی لابی سے مل کر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر بے بنیاد پروپیگنڈہ کر کے پاکستان کو بدنام کرنے کی کوشش میں سرگرم عمل ہیں اور اپنا اثرورسوخ استعمال کرتے ہوئے مغربی ممالک کی

باقی صفحہ ۱۲ پر

تقسیمِ کشمیر کا قادیانی پلان

حامد میر

سیاسی سمجھ بوجھ رکھنے والے اہل فکرو نظر کے لئے یہ راز اب راز نہیں رہا کہ مغربی طاقتیں مسئلہ کشمیر کو حل کرنے کے نام پر ایک ایسا منصوبہ تیا کئے بیٹھے ہیں' جس کا اصل مقصد کشمیر کی تقسیم ہے۔ یہ تقسیم صرف اور صرف بھارت کے مفاد میں ہوگی۔ تقسیم کشمیر کا یہ منصوبہ نیا نہیں بلکہ بہت پرانا ہے۔ اس واقعاتی شہادتوں کی مدد سے پیش کررہا ہوں کیونکہ مقبوضہ کشمیر میں سرگرم قادیانیوں کے اسرائیل سے روابط اب ڈھکے چھپے نہیں رہے' تقسیم کشمیر کی سازشوں پر غور کرنے سے پہلے کشمیر میں قادیانیوں کی دلچسپی کی وجوہات جاننا بہت ضروری ہیں:

مسلمانوں کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتابوں میں دعویٰ کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں اور آنے والا مسیح میں ہوں۔ اپنے جھوٹے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے لئے قادیانی دعویٰ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال کشمیر میں ہوا اور ان کی قبر سرینگر کے قریب واقع ہے۔ قادیانیوں نے اس سلسلے میں ایک برطانوی مصنف اے نیر قیصر سے انگریزی میں کتاب لکھوائی جس کا عنوان "مسیح کشمیر میں فوت ہوئے" ہے۔ اس کتاب میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بنی اسرائیل کے بعض قبائل بھی کشمیر آگئے تھے اور کشمیری بٹ' گابا' کچلو' ماتری' میر' منٹو' نسرو سمیت کئی ذاتوں کا تعلق بنی اسرائیل کے قبائل سے ہے۔ قادیانی گزشتہ ایک سو سال سے کشمیر میں اپنے قدم جمانے کی کوشش میں ہیں اور اس سلسلے میں کہتے ہیں کہ مسیح اول کشمیر میں دفن ہے جبکہ مسیح موعود کے دم سے کشمیر ایک مثالی ملک بنے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے مہاراجہ پرتاپ سنگھ کے دور میں اپنے ایک پیروکار حکیم نورالدین کو ریاستی مشیر بنوایا اور کشمیر میں اپنا کام شروع کیا لیکن ۱۸۹۲ء میں مہاراجہ پرتاپ سنگھ نے حکیم نورالدین کو ریاست سے نکال دیا کیونکہ وہ تمام اہم عہدوں پر قادیانیوں کو فائز کروا رہا تھا۔

قادیانیوں نے کشمیر میں گھسنے کی دوسری کوشش ۱۹۳۱ء میں کی جب مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا بشیر الدین کشمیر کمیٹی کا سربراہ بن بیٹھا۔ علامہ اقبالؒ بھی کشمیر کمیٹی کے رکن تھے' جب انہیں پتہ چلا کہ مرزا بشیر الدین کشمیر کی آزادی کی بجائے وہاں قادیانیت کی تبلیغ کے لئے سرگرم ہے تو انہوں نے کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دے دیا۔ جسٹس (ر) جاوید اقبال "زندہ رود" میں لکھتے ہیں کہ:

"قادیانیوں نے "تحریک کشمیر" کے نام سے ایک الگ جماعت بنا کر اقبالؒ کو اس کا صدر بنانا چاہا لیکن شاعر مشرق نے فرمایا کہ قادیانی اپنے امیر کے سوا کسی کے وفادار نہیں۔"

۱۹۴۷ء میں تقسیم ہند کے لئے انگریزوں کا مقرر کردہ حد بندی کمیشن گورداسپور پہنچا تو قادیانیوں کی بڑی تعداد نے خود کو مسلمانوں سے علیحدہ ظاہر کیا اور مسلمانوں کا تناسب کم کروادیا۔ گورداسپور بھارت کے حوالے کردیا' بھارت نے گورداسپور کے راستے سرینگر پر قبضہ کیا تو کشمیریوں نے جہاد شروع کردیا۔ ۴/اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ایک کشمیری قادیانی غلام نبی گلکار نے راولپنڈی میں جمہوریہ آزاد کشمیر کا اعلان کیا اور خود آزاد کشمیر کا صدر بن بیٹھا۔ گلکار نے ۱۳ رکنی کابینہ کا اعلان بھی کیا'

جس میں آدھے قادیانی تھے اور شیخ عبداللہ کے پاس سرینگر پہنچ گیا لیکن مجاہدین نے زور پکڑا تو گلکار پس منظر میں چلا گیا۔ مجاہدین نے کشمیر کے کئی علاقے فتح کر لئے تو پاکستانی فوج کے انگریز کمانڈر انچیف جنرل گریسی نے قادیانیوں پر مشتمل فرقان رجمنٹ تشکیل دے کر جموں کے محاذ پر بٹھادی۔ یہ بٹالین ریاست جموں و کشمیر پر قادیانی جھنڈا لہرانے کے لئے قائم ہوئی لیکن اس کے جوان کچھ نہ کر سکے کیونکہ قادیانیوں کے مذہب میں جہاد کی کوئی گنجائش نہیں۔ ۱۹۷۲ء میں انکشاف ہوا کہ اسرائیلی فوج سینکڑوں قادیانیوں کو تربیت دے رہی ہے' اسرائیل اور قادیانیوں کی قربت کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسرائیل میں قادیانیوں کے دفاتر کئی دہائیوں سے کام کر رہے ہیں۔ قادیانی کشمیریوں کو یہودی النسل قرار دے کر اسرائیل کی ہمدردیاں حاصل کر چکے ہیں اور لندن میں بیٹھے ہوئے قادیانی دانشور اسرائیل کی مدد سے کشمیر میں خوب کام کر رہے ہیں' انتہائی باخبر ذرائع کے مطابق قادیانیوں کی سرگرمیوں کا مرکز سرینگر ہے اور وہ خود مختاری کے نظریئے کو فروغ دے رہے ہیں۔ اس نظریئے کا مقصد متحدہ جموں و کشمیر کی خود مختاری نہیں بلکہ صرف اور صرف وادی کی خود مختاری ہے۔ لندن میں سرگرم قادیانی دانشوروں کی کوشش ہے کہ بھارت مقبوضہ جموں و کشمیر میں ضلع وار ریفرنڈم پر آمادگی ظاہر کر دے۔ ضلع وار ریفرنڈم کی تجویز اقوام متحدہ کے ایک نمائندے مسٹر ڈکسن نے ۱۹۵۰ء میں بھی پیش کی تھی' اس وقت پنڈت نہرو نے اس منصوبے کی حمایت اور لیاقت علی خان نے مخالفت کی تھی۔ ۴۹ (۵۲) سال بعد قادیانی دانشور ایک دفعہ پھر اس منصوبے کو سامنے لا رہے ہیں۔ ضلع وار ریفرنڈم سے لداخ اور جموں بھارت کے پاس جائے گا' آزاد کشمیر پاکستان کے پاس رہے گا اور سرینگر خود مختار بن جائے گا' جہاں قادیانی اقتدار میں شامل ہو کر بھارت کے ساتھ جا ملیں گے۔ یہ منصوبہ امریکہ کو قبول ہے کیونکہ کنٹرول لائن متاثر نہیں ہوگی' یاد رہے کہ کنٹرول لائن کا احترام اعلان واشنگٹن کی اصل روح تھی اور اگر کشمیر تقسیم ہو جائے تو یہ اعلان واشنگٹن کے عین مطابق ہوگا۔ تقسیم کشمیر سے مسلمانوں کو کچھ نہ ملے گا' جو کچھ بھی لینا ہے وہ سرینگر اور گردونواح میں موجود ۸۰ ہزار قادیانی لیں گے۔ ہم محض قادیانیوں پر لعن طعن کر کے تقسیم کشمیر کی بین الاقوامی سازش کو ناکام نہ بنا پائیں گے بلکہ اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے ان مسلمان لیڈروں کا گریبان بھی پکڑنا ہوگا جو بالواسطہ یا بلاواسطہ طریقے سے مغربی طاقتوں اور قادیانیوں کے ہاتھوں استعمال ہو رہے ہیں۔ کشمیر تقسیم ہو گیا تو سرینگر ایئرپورٹ پر کھڑے اسرائیلی طیارے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے لئے ایک مستقل خطرہ بن جائیں گے۔

☆☆......☆☆

بقیہ مشاہیر اسلام

طرف سے طرح طرح کی رکاوٹیں اور بے جا پابندیاں پیدا کر کے ہماری فنی ترقی کو مفلوج بنانے میں مشغول ہیں۔

(روزنامہ "چٹان" ۳۱/اگست ۱۹۸۶ء)

قاضی حسین احمد:

قادیانیت کے مکمل خاتمہ کے لئے تمام مکاتب فکر کے علماً کرام کا اتحاد ناگزیر ہے' انگریزوں نے مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے خوفزدہ ہو کر قادیانیت کی بنیاد رکھی تھی' قادیانی پاکستان کے خلاف مسلسل تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور جماعت کے افراد مسلح افواج' نوکر شاہی اور صنعتی اداروں میں کلیدی عہدوں پر فائز ہیں جو طاغوتی طاقتوں کے سیاسی اور معاشی مفادات کا تحفظ کر رہے ہیں۔

(قادیانیت ہماری نظر میں ص ۱۷۶)

آغا شورش کاشمیریؒ:

مرزا قادیانی برطانوی اغراض کا روحانی بیٹا تھا' قادیانیت مرزائیت کی جائے پیدائش ربوہ اصطلاحی مرکز تل ابیب تربیتی کیمپ لندن پناہگاہ ماسکو استاد اور واشنگٹن اس کا بینک ہے۔

(ہفت روزہ چٹان ۳ ۷۴ء)

حمید نظامی مرحوم:

غیر ممالک میں پاکستان کے سفارت خانے تبلیغ مرزائیت کے اڈے اور ان کے جماعتی دفاتر معلوم ہوتے ہیں۔

(ماہنامہ صوت الاسلام ستمبر/اکتوبر ۱۹۸۵ء)

نوابزادہ نصر اللہ خان:

میں مسیلمہ کذاب سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی تک سب کو کاذب سمجھتا ہوں۔

(قادیانیت ہماری نظر میں ص ۲۴۴)

کاش کہ مجرم انجام کو پہنچیں!

مولانا محمد اکرم طوفانی

کسی ملک میں مارشل لاء یا فوجی حکومت اس وقت آتی ہے جب ملک انتہائی بحران کا شکار ہو' ایسی صورت حال پیدا ہوتی ہے تو اس ملک کے اقتصادی اور معاشی حالات پر گہرے اثرات پڑتے ہیں' ملک شدید مہنگائی کی لپیٹ میں آجاتا ہے اور اس صورتحال کا شکار بیچارے عوام ہی ہوتے ہیں' جن لوگوں کی وجہ سے بیچارے غریب لوگوں پر یہ عذاب مسلط ہوتا ہے یا جو لوگ یہ قدم اٹھاتے ہیں اگرچہ مجبوری ہی کی وجہ سے مقتدر لوگ ایسے حالات کا شکار ہونے سے تقریباً محفوظ ہی رہتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ ملک پاکستان میں ایسے حالات کا بار بار اعادہ کیا پاکستانیوں کے مقدر میں ہے کہ وہ تقدیر پر شاکر رہیں اور ہر جانے والے کے لئے فاتحہ پڑھ لیں اور آنے والے کا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے خیر مقدم کریں' میرے ناقص خیال میں پاکستان کے ہر شہری کا اگر یہ نظریہ ہے تو پھر اس قوم اور ملک کا خدا حافظ ہے اور اپنے تمام تر مکروہ کرتوت تقدیر کے پلڑے میں ڈال کر عارضی تسلی کا سامان پیدا کر کے خاموش ہو جائیں' میرے ناقص خیال میں ایسا نہیں ہونا چاہئے بلکہ حیثیت ایک پاکستانی شہری کے اپنے اندر احساس پیدا کریں اور ان تمام عوامل اور اسباب پر نظر رکھیں جو ایسی صورتحال پیدا کرتے ہیں ممد و غیر ثابت ہوتی ہے' اور ان عوامل کو تلاش کر کے قوم کے سامنے لایا جائے اور قوم کا ہر فرد جہاں اپنی ذمہ داری نبھا رہا ہے وہ اپنی ذمہ داری کا احساس کر کے اس سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرے اور قوم اور ملت کو ان گھمبیر حالات سے ہمیشہ کے لئے نکالنے کی کوشش کرے' ملک ہر طرح کے بحران کا شکار کیوں ہوتا ہے؟ میرے نزدیک اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ ہر دور میں ایسے ظالم لوگ جو قوم کے جذبات کے ساتھ کھیل کر ان کو ہلاکت کے گہرے سمندر میں ڈالتے ہیں' وہ ہمیشہ احتساب سے بچ جاتے ہیں' ان ظالموں کو اپنے کئے کی سزا نہیں ملتی' یہ کون لوگ ہیں؟ اس میں ذرا تفصیل ہے پہلی قسم میں ہم سب پاکستانی ہیں' جو جانتے ہوئے بھی کہ اس سیاسی ٹولے نے جب سے پاکستان بنا ہے' اس ملک کو نچوڑ کر کے رکھ دیا ہے' ان کو مینڈیٹ دے کر اپنے اوپر مسلط کر دیتے ہیں' اور اس طرح اللہ کے عذاب کو دعوت دے رہے ہیں اور ہم کو سوچنا چاہئے تھا کہ برادری اور مسلک اور ذاتی مفادات سے ہٹ کر ایسے لوگوں کا انتخاب کرتے جن کا ماضی داغدار نہ ہوتا جو سائیکل سے پجارو تک پہنچنے کے لئے قوم کا سرمایہ شیر مادر کی طرح ہضم کرنے کے عادی نہ ہوتے اپنی جیب سے لاکھوں روپے عوام کے مفاد میں خرچ کرنے والے ہوتے' اگر ایسے افراد کو ہم پہچان لیتے اور ہماری قوم ملک و ملت کے مفاد کو پہچان لیتی تو بار بار خدا کے عذاب میں مبتلا نہ ہوتی'

لیکن افسوس کہ ہم نے ہمیشہ چہروں کی تبدیلی کو ترجیح دی اور کردار کی طرف دھیان نہ دیا اور آخر کار چوتھی مرتبہ یہ مصیبت دیکھنی پڑی اور خدا جانے کب تک یہ مصیبت ہمارے گلے کا کانٹا بنی رہے گی اور چند آدمیوں کو چھوڑ کر جتنے بھی سابقہ دور کے اصحاب اقتدار پھر اپنے آپ کو احتساب سے بچالیں گے' کاش کہ ان لٹیروں کو اپنے کئے کی سزا مل جاتی اور قوم کا ہڑپ کیا ہوا ایک ایک پیسہ ان سے وصول کیا جاتا تو معاشرہ سیدھی راہ پر گامزن ہو جاتا اور کوئی مینڈیٹ والا اس قسم کی بے وقوفی نہ کرتا جو ماضی قریب میں کی گئی ہے' جس کو پڑھ کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ کیا کوئی آدمی محض اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے قیمتی جانوں سے بھی ہاتھ رنگین کرنے سے باز نہیں آیا؟ کیا اس سے بڑھ کر بھی اس دور میں ظالم ہو سکتا ہے؟ دوسری گزارش فوجی جرنیلوں سے ہے اور بات سیدھی ہے اللہ نے آپ سے کام لیا اور ہمیشہ پاکستان کی تاریخ میں ہوتا رہا ہے جب فوج آجاتی ہے تو قوم سکون کا سانس لیتی ہے' لیکن مارشل لاء کی طرح حالات پیدا کر کے قوم کو عارضی سکون دے کر جرنیل حضرات اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو جاتے ہیں؟ بالکل نہیں' بالکل نہیں' بالکل نہیں۔ موجودہ مقتدر حضرات پر ڈبل ذمہ داری عائد ہو جاتی ہے' ایک تو پہلے ملکی حالات افراتفری کا شکار ہوتے ہیں اور دوسرا اقتدار آتا ہے تو اس کے اخراجات بھی قوم کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ان حالات میں ہمارے جرنیل حضرات کو دور اندیشی سے کام لینا چاہئے اور پہلے تین مارشل لا کی

باقی صفحہ ۱۶ پر

ایک خاتون کا ایمان افروز واقعہ

جسے ڈاکٹروں نے لاعلاج قرار دے دیا

"آب زمزم جس نیت سے پیا جائے مراد پوری ہو جاتی ہے اگر تم حصول شفا کیلئے پیو تو اللہ تعالیٰ صحت و شفا عطا فرما دیتے ہیں بھوک مٹانے کیلئے پیو تو اللہ تعالیٰ اس کو کھانے کے قائم مقام بنا دیتا ہے اگر پیاس بجھانے کیلئے پیو تو اللہ اسے باعث فرحت و تسکین بنا دیتا ہے" ذیل میں کینسر کی مہلک بیماری سے شفا پانے والی خاتون کا ایمان افروز واقعہ افادہ عام کے لئے شائع کر رہے ہیں جس نے زمزم پیا اور کینسر جیسے مرض سے شفایاب ہو گئی.........(مدیر)

لیلیٰ برادر اسلامی ملک مراکش کی ایک نوجوان خاتون ہے' جسے اللہ نے حسن و جمال' رعنائی و زیبائی' مال و دولت' خاوند اور اولاد غرض ہر نعمت سے نواز رکھا ہے۔ خود استانی ہے اور خاوند کا پیشہ تجارت' نادیہ اور کریم ان کے دو بڑے ہی خوبصورت اور پیارے بچے ہیں۔ لیلیٰ کی زندگی بڑے عیش و نشاط سے گزر رہی تھی' گانے بجانے' موسیقی سے شغل کرنے اور آرائش و زیبائش کرتے رہنے کے سوا اسے گویا اور کوئی کام ہی نہیں تھا' دنیوی مشاغل اور عیش و عشرت میں اس قدر منہمک تھی کہ اللہ کا نام بھی کبھی اس کی زبان پر نہ آیا تھا' پچھلے موسم گرما میں جب یہ اپنے خاوند اور بچوں کے ہمراہ ساحل سمندر پر سیر و تفریح کے لئے گئی تو واپسی پر اس نے اپنے بائیں پستان پر سرخ سرخ رنگ کے ڈورے دیکھے جو آہستہ آہستہ بڑھتے گئے اور پستان سرخ انار کی صورت اختیار کر گیا اس سے سیاہ رنگ کا گرم گرم سا مواد بھی رسنے لگا اور پھر اس میں نہایت ہی شدید درد و کرب کی ٹیسیں پڑنے لگیں' ڈاکٹر کی طرف رجوع کیا گیا تو اس نے کہا کہ یہ سرطان کا شدید حملہ ہے اس کا علاج یہاں ممکن نہیں ہوگا' لہٰذا فوراً بیلجیئم یا فرانس چلے جاؤ وہاں کے کینسر کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں سے اس کا علاج کراؤ!۔

لیلیٰ اپنے خاوند کے ہمراہ فوراً بذریعہ ہوائی جہاز فرانس چلی گئی' وہاں کینسر

تحریر: ڈاکٹر عبداللہ فہد نفیسی
ترجمہ: مولانا محمد خالد سیف

کے چھ ماہر ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے اس کا طبی معائنہ کیا اور رپورٹ میں ان سب ڈاکٹروں نے بالاتفاق یہ لکھا کہ یہ مریضہ چند ہفتوں سے زیادہ کی مہمان نہیں ہے کیونکہ کینسر اس کے سارے جسم میں پھیلتا جا رہا ہے۔ لیلیٰ نے مسیحاؤں کی زبان سے مایوسی اور موت کی یہ بات سنی تو اس کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ حسرت و یاس کے سائے اس پر طاری ہو گئے' آنکھوں سے آنسوؤں کی آبشاریں بہنے لگیں درد و کرب میں مزید اضافہ ہو گیا اور اسے پوری کائنات گردش کرتی

لیلیٰ نے جی بھر کر خدا کو پکارا اور جی بھر کر زمزم پیا

دکھائی دینے لگی۔

ڈاکٹروں کی رائے یہ بھی تھی کہ سرطان زدہ پستان کاٹ دیا جائے' ورنہ سرطان میں سارا بدن مبتلا ہو جائے گا' جس کے نتیجہ میں جسم پھول جائے گا۔ بال گر جائیں گے' حتیٰ کہ پلکوں اور ابرو کے بال بھی باقی نہ رہیں گے۔ چنانچہ واقعی کچھ دنوں میں لیلیٰ کے اوپر کے بدن کے حصہ گردن پر کانوں کے پیچھے اور بغلوں میں چھوٹی چھوٹی گتھلیاں نکل آئیں جنہوں نے آہستہ آہستہ بڑھنا اور تن بدن کو داغ داغ شد کرنا شروع کر دیا۔ لیلیٰ کے خاوند سے بھی اس کی یہ صورت دیکھی نہ جاتی تھی' اس نے بڑے ہی کرب سے گلوگیر لہجے میں کہا لیلیٰ! اب تو کچھ شک نہیں رہا کہ تم واقعی چند دن کی مہمان ہو۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت اور عمرہؓ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے ہم کیوں نہ مکہ مکرمہ چلیں اور اس ذات اقدس کے باب عالی پر دستک دیں جو بے کسوں اور بے بسوں کا ملجا و ماویٰ ہے۔

خاوند کی بات سن کر لیلیٰ کو بھی انبساط و انشراح قلب و صدر نصیب ہوا۔ چنانچہ اس کا اپنا بیان یہ ہے کہ: ہم نے ہسپتال چھوڑ دیا' سوئے حرم روانگی شروع کر دی اور پیرس کی سڑکوں پر ہی بلند آواز سے تکبیر و تحمید اور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام پڑھنا شروع کر دیا۔"

لیلیٰ نے مکہ میں ایک نئی دنیا دیکھی‘ جہاں کی کیفیات ہی کچھ اور تھیں اور اس نے مقام ورکن پر کھڑے ہو کر بارہ الٰہی میں فریاد شروع کی:

"اے اللہ! کائنات کے بادشاہ اور اپنی ساری مخلوق کو شفا بخشنے والے! تیری ایک گناہگار بندی تیرے دربار میں حاضر ہے‘ جو دور دراز سے چل کر آئی ہے اور سرطان جیسے ناقابل علاج مرض میں مبتلا ہے۔ تمام حکیم و ڈاکٹر اس کے علاج سے عاجز و قاصر ہیں۔ یا اللہ میرے دل کو اپنی محبت اور اپنے ذکر سے آباد کر دے‘ ڈاکٹر عاجز و درماندہ ہیں‘ تیرے لئے تو کوئی مشکل کام نہیں تو مجھے صحت و شفا عطا فرمادے اے میرے مولا مجھے صبر و توفیق عطا فرما اور صحت و عافیت سے شاد کام فرمادے۔"

لیلیٰ نے حرم مکی کے ایک کونے میں ڈیرہ ڈال دیا‘ اپنے تئیں خدا کا مہمان بنا دیا اور یہاں شب و روز اس طرح گزارنے شروع کر دیئے کبھی تو بارگاہ ایزدی میں رکوع کی حالت میں ہے اور کبھی سجدہ ریز اور کبھی غلاف کعبہ سے چمٹ کر خداوند کریم کے حضور اپنی اور کبھی لپک لپک کر چاہ زمزم کے قریب جاتی ہے‘ اسے نوش کرتی ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو یاد کرتی ہے کہ:

"آب زمزم جس نیت سے بھی پیا جائے مراد پوری ہو جاتی ہے‘ اگر تم حصول شفا کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ صحت و شفا عطا فرمادیتے ہیں‘ بھوک مٹانے کے لئے پیو تو اللہ تعالیٰ اس کو کھانے کے قائم مقام بنا دیتا ہے‘ اگر پیاس بجھانے کیلئے پیو تو اللہ اسے باعث فرحت و تسکین بنا دیتا ہے۔"

ایک دن اس نے قمیض کے اندر ہاتھ ڈالا تو پھوڑے پھنسی کا نام و نشان تک نہ تھا

پورے چار دن لیلیٰ نے اسی محویت اور استغراق کے عالم میں گزار دیئے‘ دن رات میں وہ ایک انڈا اور ایک روٹی کا ٹکڑا کھاتی‘ زمزم خوب پیتی‘ طواف‘ نماز‘ تلاوت اور ذکر و اذکار کے علاوہ اسے کوئی کام نہ تھا‘ اس کے ٹوٹے ہوئے دل سے بار بار یہ آہیں نکلتیں:

"اے غم و فکر سے نجات دینے والے مجھے بھی اس غم سے نجات دے‘ اے نعمتوں کے مینہ برسانے والے مجھے بھی نعمت شفا عطا فرما۔"

لیلیٰ نے یہ دن بارگاہ الٰہی میں اسی انداز سے گزارے کہ کبھی بیت اللہ کا طواف کر رہی ہے اور کبھی حجر اسود کو بوسہ دے رہی ہے‘ کبھی مقام ابراہیم پر نماز پڑھ رہی ہے اور کبھی غلاف کعبہ سے چمٹ کر آہ و فغاں کر رہی ہے‘ سو سو مرتبہ درود شریف پڑھتی‘ کئی کئی پارے قرآن مجید کی تلاوت کرتی‘ بھاگ کر آب زمزم کی طرف جاتی‘ جس کے نوش جان

رحمت الٰہی نے لیلیٰ کو اپنے جلو میں لے لیا کہ اس پر خود فراموشی کی کیفیت طاری ہوگئی

کرنے سے ساری تکلیفیں اور تھکاوٹیں دور ہو جاتیں‘ تو پھر سے تازہ دم ہو کر طواف‘ نماز‘ تلاوت اور ذکر و اذکار شروع کر دیتی۔

لیلیٰ کا بیان ہے:

"بس پھر کیا تھا‘ مجھے انبساط و انشراح قلب و صدر کی دولت نصیب ہوگئی رحمت الٰہی نے مجھے اس طرح اپنے جلو میں لے لیا کہ مجھ پر خود فراموشی کی کیفیت طاری ہوگئی اور مجھے یہ احساس بھی نہ رہا کہ میں کعبۃ اللہ میں موجود ہوں اور اپنی بیماری کے علاج کے لئے دربار الٰہی میں حاضر ہوں۔"

واقعی رب کی رحمتیں لیلیٰ پر نازل ہونا شروع ہوگئی تھیں‘ لیلیٰ بیان کرتی ہے:

"میں نے اپنی قمیض کے اندر ہاتھ ڈالا تاکہ دیکھوں کہ سرطان کے پھوڑوں اور ان کے ورموں کی کیا حالت ہے؟ لیکن مجھے کوئی بھی پھوڑا نظر نہ آیا اور نہ کوئی ورم محسوس ہوا‘ میں نے حیرت سے اپنے ساتھ عبادت میں مصروف خواتین سے پوچھا ذرا دیکھو

آخر خدا نے اس کی فریاد سن لی

میری گردن اور بازوؤں پر تمہیں کوئی پھوڑا' پھنسی نظر آرہی ہے سب نے کہا نہیں کچھ نہیں 'ہمیں تو بالکل کوئی پھوڑا پھنسی نظر نہیں آرہا سب نے نعرۂ تکبیر اللہ اکبر بلند کیا۔"

لیلیٰ فرط مسرت سے بھاگ کر اپنے خاوند کی طرف گئی جو حرم کے کسی دوسرے کونے میں تھا' لیلیٰ نے جب اپنے خاوند کو یہ صورتحال بتائی تو وہ بھی فوراً مسرت سے رونے لگا اور کہنے لگا کہ لیلیٰ تمہیں خبر ہے ڈاکٹروں نے مجھے یہ کہا تھا کہ تم صرف ۳ ہفتوں کی مہمان ہو۔ پھر لیلیٰ اور اس کے خاوند تشکر و امتنان سے جذبات کے لبریز ہو کر بارگاہ الٰہی میں سجدہ ریز ہو گئے۔

لیلیٰ اور اس کے خاوند نے چند دن مزید حرم میں حمد و شکر اور ذکر و فکر الٰہی میں گزارے حتیٰ کہ فرانس جانے کا وقت قریب آگیا' تاکہ ڈاکٹروں نے دوبارہ معائنے کے لئے جو وقت دیا ہوا تھا اس کے مطابق وہاں پہنچ سکیں۔

دوبارہ فرانس واپسی کے بعد جب ڈاکٹروں نے مریضہ کو دیکھا تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی' طبی نتائج پہلے کی نسبت اس قدر زیادہ مختلف تھے کہ ایک ڈاکٹر نے پوچھا: "کیا تم واقعی فلاں مریضہ ہو؟ کیا واقعی تمہاری یہ ولدیت اور زوجیت ہے؟ سچ سچ بتاؤ! کیا تم واقعی وہ خاتون ہو جو نادیہ اور کریم کی ماں ہے؟ تمہارے سرطان کو کیا ہوا!؟ کچھ دن پہلے تو تمہارے بدن میں کینسر کے پھوڑے اور ورم تھے وہ کدھر گئے...... ؟؟ لیلیٰ نے ان سب سوالات کے جواب میں صرف ایک ہی بات کہی' اللہ کی رحمت اور اس کی کرم نوازی نے میرے تمام دکھ درد دور کر دیئے ہیں۔"

ڈاکٹروں کی حیرت کی انتہا نہ تھی تاہم انہوں نے مشورہ دیا کہ ازراہ احتیاط دواؤں کا استعمال بھی جاری رکھنا' لیلیٰ کہتی ہے کہ میرا دل اطمینان و یقین کی دولت سے لبریز تھا کہ مجھے شفاء نصیب ہو گئی ہے تاہم میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی تعمیل میں علاج کا سلسلہ جاری رکھا' چنانچہ وہ آج کل اپنے گھر میں اپنے خاوند اور اپنے پیارے بچوں نادیہ اور کریم کے ساتھ خوش و خرم زندگی بسر کر رہی ہے' لیلیٰ کا بیان ہے:

"جب میری حالت ناگفتہ بہ تھی' سارا خون پیپ اور گندے مادوں میں تبدیل ہو گیا اور میں نے اللہ کے گھر پر ڈیرے ڈال دیئے تھے' اس وقت بھی میرا دل اس یقین سے سرشار تھا کہ جس بیماری کے علاج سے اطباء اور ڈاکٹر عاجز آچکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے شفا عطا فرما سکتے ہیں اور اس بات پر بھی میرا ایمان تھا کہ دعا سے تقدیر بھی بدل سکتی ہے۔"

☆☆............☆☆

بقیہ: کاش کہ.....

طرح ڈھیل نہیں دینی چاہئے' جو اربوں روپے قوم کے ہضم کئے بیٹھے ہیں اور پھر مزید ہضم کرنے کے لئے آپس میں لڑ رہے ہیں اور قوم کو پریشان کیا ہوا ہے' اور ایک سال سے ملکی معیشت مفلوج سے مفلوج تر ہوتی جارہی ہے' جنرل صاحب دو کام کریں انشاء اللہ پھر کبھی ایسے حالات کی نوبت نہیں آئے گی:

(۱)...... یہ قومی اور صوبائی اسمبلی کے جس قدر بھی لٹیرے ہیں اور نادہندہ ہیں ان سے پائی پائی وصول کر کے قومی خزانہ میں جمع کرا دی جائے۔

(۲)...... فوج میں ایسا مستقل ضابطہ بنا دیا جائے جو سینئر ہو گا وہی کمانڈر انچیف ہو گا تو فوج بھی بے جا اور انہونی باتوں سے محفوظ ہو جائے گی' سابقہ معزول حکومت کے تمام نادہندگان کا کڑا احتساب کریں تاکہ دوبارہ بھیس بدل کر اقتدار پر قابض ہو کر ملک و ملت کے ساتھ غداری کا ارتکاب نہ کر سکیں۔

کاش! کہ مجرم سزا سے بچ نہ سکیں اور احتساب کا مضبوط پھندہ ان کے لئے نشان عبرت بن سکے اور اگر ان کو ڈھیل دے کر ان کی چکنی' چپڑی باتوں میں آکر ان کو دوبارہ قوم پر مسلط کیا گیا' تو یہ نہ صرف قوم اور ملک سے غداری ہو گی بلکہ خدا اور رسول اکرم ﷺ سے بھی بغاوت ہو گی' بصورت دیگر اس قوم اور ملک کا خدا حافظ ہے۔ اس لئے کہ لاتوں کے بھوت بھی باتوں سے نہیں مانا کرتے۔

(وما علینا الا البلاغ)

☆☆............☆☆

وقت کی قدر و قیمت

اے شیخ کہاں ڈھونڈے ہے شب قدر کا نشاں
ہر شب ہے شب قدر اگر ہو تو قدرداں

قاری منظور احمد تونسوی

صوفیائے کرام فرماتے : "الوقت سیف قاطع" حکما کا قول ہے کہ زمانہ سیال ہے اسے کسی آن سکون نہیں' فرمانِ خدا ہے کہ "تم کہیں رہو موت تمہیں نہیں چھوڑے گی۔" اور یہ ہے کہ ہر ایک کام کا وقت ہے' مگر انسان موت کا وقت نہیں جانتا' انبیاً کرام بھی نصیحت کرتے ہیں کہ وقت سے ہوشیار رہو وقت کی خبر رکھو وقت کو برباد نہ کرو وقت کو غیر مفید باتوں میں صرف نہ کرو' گھڑی گھڑی لحظہ لحظہ کا تمہیں حساب دینا پڑے گا' حکما' علماً و دانشمند بھی نصیحت کرتے تھے کہ وقت کی قدر کرو اسے ضائع نہ ہونے دو' تاریخ بھی ہم کو یہی سبق دیتی ہے صدیوں کا تجربہ بھی ہم کو یہی سکھاتا ہے کہ دنیا میں جس قدر کامران و کامیاب ہستیاں گزر چکی ہیں' ان کی کامیابی و ناموری کا راز صرف وقت کی قدر اور اس کا صحیح استعمال تھا۔ وقت گزرتے ہوئے واقعات کا ایک دریا ہے اس کا بہاؤ تیز اور زبردست ہے جو بھی کوئی چیز اس کی ضد میں آتی ہے اس کی لہریں اسے اپنے ساتھ بہالے جاتی ہیں پھر اور کوئی شے اس کی جگہ لے آتی ہے لیکن وہ بھی اسی طرح بہہ جاتی ہے۔ صدیاں ریت کے ذروں کی طرح گرتی ہیں' یہ ایک مشہور مثال ہے کہ الوقت من ذھب یعنی وقت بھی ایک سونا ہے اور یہ تو صرف ان لوگوں کے لئے صحیح ہے جو موجودات کی قدروقیمت محض قیاس و تصور کے ذریعے ہی کر سکتے ہیں لیکن جو لوگ پاکیزہ خیالات و نظریات اور اچھے افکار کے حامل ہوتے ہیں ان کے ہاں تو وقت کی قیمت بہت گراں ہے اس کے نزدیک وقت کا مقام بہت بلند ہے وہ کہتے ہیں کہ "الوقت هو الحيوة" یعنی وقت ہی زندگی ہے۔ اے انسان! ذرا سوچ تو سہی کہ دنیا میں تیری زندگی کیا ہے؟ کیا تجھے معلوم نہیں کہ تیری زندگی اس دنیا میں پیدائش اور موت کے درمیان کا تھوڑا سا غیر یقینی اور بے اندازہ وقفہ ہے۔ اے انسان! تیری عقل اس بارے میں تیری کچھ بھی رہنمائی نہیں کرتی کہ تو وقت اور سونے کی حقیقت اور ان کے امتیازی فرق کو پہچان سکے۔ سونا تو آنے جانے والی چیز ہے وہ تیرے ہاتھ سے نکل بھی جاتا ہے' اسے تو کھو بھی بیٹھتا ہے یہ دوبارہ بھی حاصل ہو سکتا ہے اور پہلے سے کئی گنا زیادہ بھی ہو سکتا ہے' لیکن جو وقت گزر چکا ہے اور جو زمانہ بھی کہ چلا گیا وہ کسی صورت اور کسی قیمت پر واپس نہیں آسکتا' تو ذرا انصاف سے سوچ کہ کیا وقت سونے سے زیادہ مہنگا نہیں' کیا وقت الماس سے زیادہ مہنگا نہیں کیا یہ ہر چیز سے گراں نہیں یاد رکھ! کہ دنیا کے تمام اعراض و جواہر وقت کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتے' وقت کے مقابلہ میں ان کی کوئی قدروقیمت نہیں کیونکہ وقت ہی تو سونا اور جواہر نہیں بلکہ ایک انمول زندگی ہے۔

نہ کر عمر کی اک بھی ضائع گھڑی
کہ ٹوٹی لڑی جب کہ چھوٹی کڑی
گنوائے گا عاقل نہ بے کار دن
کہ انسان کی ہے زندگی چار دن

کامیابی کسی تھوڑے سے وقت یا پے در پے کام کرنے پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ وقت کی مناسب تقسیم پر ہی منحصر ہے ہر کام اپنے وقت پر پورا ہو گا' کام میں بے جا تقدیم و تاخیر بھی غفلت کے مترادف ہے' اس لئے اہل عقل کے نزدیک قبل از وقت کوئی کام کرنا یا بے جا تاخیر کرنا محذور و متروک ہے۔ ہر عمل اپنے وقت مقررہ اور مناسب انداز کے مطابق ہونا چاہئے" واللّٰہ يقدر الليل و النهار" دن اور رات کا وقت اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے اس لئے غافلین کو اللہ تعالیٰ نے زبردست زجر و توبیخ فرمائی ہے اور ان کی عاقبت بد اور خسارے کو پر زور الفاظ میں ادا کیا ہے ترجمہ آیت پاک ہم نے اس قسم کے بہت سے انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں جن کے دل ایسے ہیں کہ وہ نہیں سمجھتے ان کی آنکھیں ایسی ہیں جو نہیں دیکھ سکتیں اور ان کے کان ایسے ہیں' جن سے وہ سن نہیں سکتے وہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔ حضرت فاروق اعظمؓ دعا فرماتے تھے یا اللہ اوقات زندگی میں برکت دے اور انہیں صحیح مصرف پر لگانے کی توفیق عطا فرما' حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا ترجمہ کوئی دن ایسا نہیں جب وہ طلوع ہوتا ہے مگر یہ کہ وہ

پکار پکار کر کہتا ہے کہ اے انسان! میں ایک نو پید مخلوق ہوں میں تیرے عمل پر شاہد ہوں' مجھ سے کچھ حاصل کرنا ہے تو کر لے میں تو اب قیامت تک لوٹ کر نہیں آؤں گا۔ نیز آنحضور سرور کائنات ﷺ کا فرمان ہے : "مؤمن کے لئے دو خوف ہیں ایک عاجل جو گزر چکا ہے معلوم نہیں خدا اس کا کیا کرے گا اور ایک اجل جو ابھی باقی ہے معلوم نہیں اللہ تعالیٰ اس میں کیا فیصلہ صادر فرمائے۔" تو انسان کو لازم ہے کہ اپنی طاقت سے اپنے نفس کے لئے اور دنیا سے آخرت کے لئے ' جوانی سے بڑھاپے کے لئے اور زندگی سے قبل از موت کچھ نفع حاصل کر لینا چاہیے۔

وقت کی رفتار ہو محسوس یہ دشوار ہے
یہ زمیں چلتی ہے تیزی سے مگر ہلتی نہیں

پس اے عزیز! وقت کی قدر کر اور عمر کو غنیمت شمار کر خواب غفلت سے بیدار ہو اور ہوشیاری سے میدان عمل میں کود جا عمل کر اور بے عمل نہ بن' بے عملی قوموں کو موت کی نیند سلا دیتی ہے 'وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دے 'وقت کو رائیگاں کھونے والے کہہ دیا کرتے ہیں۔

ذکر خدا و قار جہاں یاد رفتگاں
دو دن کے اس قیام میں کیا کرے

کوئی' لیکن انہیں یاد رہے کہ وقت سے کام لینے والے اس تھوڑی سی زندگی میں فلاسفر بن گئے' بزرگان دین اور اولیاء بن گئے' دین و دنیا کے مالک بن گئے' خلاف اس کے جتنے ننگے بھوکے اور فاقہ کش تم دنیا میں دیکھ رہے ہو یہ سب وہی لوگ ہیں جنہوں نے بچپن میں اپنے وقت کو رائیگاں کھویا ہے' اس کی ایک بنیادی ٹیڑھی اینٹ نے ان کی تمام زندگی کی عمارت کو ٹیڑھا کر دیا ہے بیکار کھویا ہوا ہے۔ ایک لمحہ عمر بھر کے پودے کی کئی شاخوں کو کاٹ ڈالتا ہے۔ موت کیا ہے جسم کا بے حس و حرکت اور ٹھنڈا ہو جانا جو لوگ ہاتھ پاؤں ڈھیلے چھوڑ کر بے کار بیٹھ کر یا سو کر وقت گزارتے ہیں ان مردوں اور مردوں میں فرق کیا ہے؟ ایک وقت میں ایک ہی کام مکمل طور پر کرنا کئی نامکمل کاموں کا خون کر دینے سے بہتر ہے۔ وقت ہمارے پاس اسی طرح آتا ہے جیسے کوئی دوست بھیس بدل کر آتا ہے اور چپ چاپ بیش قیمت تحفہ جات اپنے ساتھ لاتا ہے لیکن ہم ان سے فائدہ نہیں اٹھاتے تو وہ چپکے سے مع اپنے تحائف کے واپس چلا جاتا ہے اور پھر کبھی واپس نہیں آتا۔ ہر صبح کو ہمارے لئے نئی نعمتیں آتی ہیں' لیکن ہم کل اور پرسوں کی چیز منظور نہیں کر سکتے تو ہم ان سے فائدہ اٹھانے کے روز بروز ناقابل ہو جاتے ہیں' یہاں تک کہ ان کی خوبی کو سمجھنے اور ان کو کام میں لانے کی طاقت جو ہم میں ہے رفتہ رفتہ زائل ہو جاتی ہے' کھوئی ہوئی دولت محنت اور کفایت شعاری سے پھر حاصل ہو سکتی ہے کھویا ہوا علم مطالعہ سے پھر مل سکتا ہے' کھوئی ہوئی تندرستی ڈاکٹر اور دوا کی مدد سے واپس آسکتی ہے لیکن کھویا ہوا وقت لاکھ کوشش کرنے سے بھی دوبارہ حاصل نہیں ہو سکتا اور ہمیشہ کے لئے ہاتھ سے نکل جاتا ہے۔ پن چکی اس پانی سے نہیں چل سکتی جو بہہ گیا ہو فضول کاموں سے ایک گھنٹہ روزانہ بچا کر دن میں ایک گھنٹہ ہر روز خرچ کر کے جاہل سے جاہل انسان بھی دس سال میں ایک درجے کا باخبر اور عالم فاضل بن سکتا ہے ایک گھنٹے میں ایک معمولی طالبعلم خوب اچھی طرح سمجھ کر ایک کتاب کے بڑے بیس صفحے اور اس حساب سے سال بھر میں سات ہزار صفحے پڑھ سکتا ہے۔ ایک گھنٹہ روزانہ کی بدولت ایک حیوانی زندگی کارآمد اور مسرت بھری انسانی زندگی میں تبدیل ہو سکتی ہے اور ایک گھنٹہ روزانہ کام کر کے ایک گمنام شخص ایک مشہور آدمی اور ایک ناکارہ آدمی قوم کا محسن بن سکتا ہے۔ جو انسان وقت کے ضائع کرنے کی شرم اور افسوس سے بچا تا رہتا ہے اور وہ لفظ کل ہے' جس کے لئے کہا گیا ہے کہ انسان کی زبان میں کوئی لفظ ایسا نہیں ہے جو کل کے لفظ کی طرح اتنے گناہوں' اتنی حماقتوں' اتنی وعدہ خلافیوں' اتنی خوش امیدوں' اتنی غفلتوں' اتنی بے پرواہیوں اور اتنی برباد ہونے والی زندگیوں کے لئے جواب دہ ہو' کیونکہ اس کی آنے والی کل یعنی فردا نہیں آتی اور وہ فردائے قیامت یا گزری ہوئی کل بن جاتی ہے اور پچھلی کل کو ہم کبھی واپس نہیں لا سکتے اور فردائے قیامت نہایت دور ہوتی ہے ان دونوں قسم کی کل کو ہم آج میں مستغرق نہیں کر سکتے۔ وقت جب ایک دفعہ مر گیا تو اس کو پڑا رہنے دو اب اس کے ساتھ اور کچھ نہیں کرنا ہے سوائے اس کے کہ اس کی قبر پر آنسو بہاؤ اور آج کی طرف لوٹ آؤ مگر لوگ اس کی طرف نہیں لوٹتے اور عملاً فردا کو کبھی امروز نہیں ہونے دیتے۔

کل کرے سو آج کر آج کرے سو اب
پل میں پرلے ہوئے گی پھر کرے گا کب

وقت گزر جانے پر افسوس بے نتیجہ ہے پھر' اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئی کھیت' کیا تم کو زندگی سے محبت ہے؟ اگر ہے تو وقت کو برباد نہ کرو' کیونکہ اسی کا نام زندگی ہے اور ایک ساعت کی بربادی سے جو نقصان ہوتا ہے

بقائے دوام بھی اس کی تلافی نہیں کر سکتے اور یہ کمی کبھی پوری نہیں ہوتی سچ یہ ہے کہ وقت کو ضائع کرنا ایک طرح کی خودکشی ہے' فرق صرف اتنا ہے کہ خودکشی ہمیشہ کے لئے زندگی سے محروم کر دیتی ہے اور تضیع اوقات ایک محدود زمانے تک زندہ کر مردہ بنادیتی ہے' یہی منٹ گھنٹے اور دن جو غفلت اور بے کاری میں گزر جاتے ہیں اگر انسان انصاف کرے تو ان کی مجموعی تعداد مہینوں بلکہ برسوں تک پہنچ جاتی ہے اگر کسی سے کہا جائے کہ تیری عمر سے پانچ دس سال کم کر دیئے گئے تو یقیناً اس کو سخت صدمہ ہوگا لیکن معطل بیٹھا ہوا خود اپنی عمر عزیز کو برباد کر رہا ہے' مگر اس کے زوال اور فنا پر کچھ افسوس نہیں کرتا اور دائمی سوز و گداز میں مبتلا رہتا ہے اگرچہ وقت کا بیکار کھونا عمر کا کم کرنا ہے' لیکن اگر یہی ایک نقصان ہوتا تو چنداں غم نہ تھا کیونکہ دنیا میں سب کو عمر طویل نصیب نہیں ہوتی لیکن بہت بڑا نقصان وہ خسارہ جو بیکاری اور تضیع اوقات سے ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ بیکار آدمی کے خیالات ناپاک ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کے عوارض جسمانی و روحانی میں مبتلا ہو جاتا ہے مرتبے کا یا شور زریا شور بہار' حرص و طمع' ظلم ستم' قماربازی' حق تلفی' نافرمانی' زناکاری' شراب خوری' عموماً وہی اشخاص کرتے ہیں جو معطل اور بے کار رہتے ہیں۔ انسان کچھ نہ کچھ کرنے کے واسطے بنایا گیا ہے۔ جب تک انسان کی طبیعت اور دل و دماغ نیک اور مفید کام میں مشغول نہ ہوگا اس کا میلان ضروری برائی اور معصیت کی طرف رہے گا پس اگر انسان' انسان بنا چاہتا ہے اور زندگی کو بآرام بسر کرنے کی خواہش رکھتا ہے تو سب کاموں سے مقدم کام اس کے واسطے یہ ہے کہ وہ اپنے وقت پر نگران رہے ایک لمحہ بھی فضول نہ کھوئے اور ہر کام کے لئے ایک وقت اور ایک وقت کے لئے ایک کام مقرر کر دے ورنہ جو شخص وقت کو برباد کرے گا وقت اس کو برباد کر دے گا اگر آپ غور کریں گے تو ۹۰ فیصد لوگ صحیح طور پر یہ نہیں جانتے کہ وہ اپنے وقت کا زیادہ حصہ کہاں اور کیوں صرف کرتے ہیں؟

وقت دولت ہے ہمیں اس کے متعلق اسلاف کا سلوک کرنا واجب نہیں' جس طرح ہم کوئی روپیہ یا اشرفی فضول نہیں پھینکتے اس طرح ہمیں وقت کا کوئی حصہ بھی بے سود نہ خرچ کرنا چاہئے کیونکہ وقت کی بربادی نہ صرف دولت ہی کی بلکہ طاقت کی بھی بربادی ہے' سستی نسوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح لوہے کو زنگ' زندہ آدمی کے لئے بے کار زندہ در گور ہوتا ہے ہمیشہ اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مصروف رکھو ورنہ تمہارا ضمیر آزاد ہو کر کسی ایسی خرابی کے گڑھے میں گرائے گا جس سے تمہیں سنبھلنا دشوار ہو جائے گا اور تم نے کبھی اس گراوٹ کی خرابی کا اندازہ بھی نہ کیا ہوگا' کیونکہ مشغولیت بھی انسانی زندگی کی محافظ اور بیکاری برائی کی مترادف ہے کیونکہ برائی بڑی آسانی سے اس روح میں اتر آتی ہے جو شغل سے خالی ہو۔

نہ ہو کام کچھ اور دن ہو تمام
تو ڈوبا وہ دن اور اجڑی وہ شام
نہ تو کل کے افسوس میں آج رو
کہ کل رونے بیٹھے گا پھر آج کو

وقت ضائع کرتے وقت یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وقت بھی آپ کو ضائع کر رہا ہے وقت زندگی کا تانا بانا ہے' اگر بچپن کی بھاگ دوڑ میں اسے توڑ ڈالو گے تو پھر عمر بھر نہ جوڑ سکو گے جتنے ننگے بھوکے' مفلس تم دنیا میں دیکھ رہے ہو یہ سب وہی لوگ ہیں جنہوں نے بچپن میں اپنے وقت کو ضائع کیا ہے لہٰذا کامیابی چاہتے ہو تو وقت کی ہر ایک منزل کو ہمت و ہوشیاری سے طے کرو۔ وقت روئی کی گالوں کے مانند ہے عقل و ہمت کے چرخے میں کات کر اس کے قیمتی پارچار بنالو ورنہ جہالت کی آندھیاں اسے اڑا کر کہیں کا کہیں پھینک دیں گی۔ وقت ایک ایسی زمین ہے جس میں محنت کے بغیر کچھ پیدا ہی نہیں ہوتا سعی کامل کی جائے تو یہ ضرور پھل دیتی ہے' بیکار چھوڑ دی جائے تو خاردار جھاڑیاں اگ آتی ہیں' دنیا کی تمام اشیاء ضائع ہو جانے کے بعد پھر دستیاب ہو سکتی ہیں' لیکن ضائع شدہ وقت یعنی زندگی واپس نہیں آسکتی' وقت کے پاؤں کی آہٹ سنی نہیں جا سکتی' وقت خدا تعالیٰ کی امانت ہے جس کا ایک لمحہ بھی ضائع کرنا مجرمانہ خیانت ہے۔

وقت

کل آج کا دن ہاتھ نہ آئے گا ہمارے
مل سکتی ہے ہر گمشدہ شے ہم کو مگر وقت!
ہر لمحہ غنیمت ہے ہر اک پل' ہمیں نعمت
ہم مفلسوں کے ہاتھ میں ہے سلک گہر وقت!
آسائش دارین کا لیتے نہیں کیوں کام
ہر وقت ہے باندھے ہوئے خدمت کو کمر وقت!
بے فائدہ گزرے نہ کوئی ساعت ہماری
اک ساتھ یہی دے گی پڑا ہم پہ اگر وقت!
فرصت کی جو ساعت ہو غنیمت اسے سمجھو
کل آج سے لائے گا بری شام و سحر وقت!

جمہوری حکومتیں اپنے انجام کو پہنچ گئیں

قیام پاکستان سے تاحال مختلف جمہوری حکومتیں اپنے انجام کو پہنچ گئیں۔ جمہوریت اور سیکولرازم سے وابستہ پاکستان اور اسلام دشمن سیاستدانوں کا کڑا احتساب بہت ضروری ہے پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت فوج اور عوام کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ کارگل کے شہدأ کی بے حرمتی کرنے' کشمیری حریت پسندوں سے غداری کرنے' سودی نظام معیشت کو جاری رکھنے پر اسرار کرنے اور سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کرنے اور یوسف ملعون مدعیٔ نبوت کو ملک سے فرار کرنے والے حکمران آج قید میں ہیں۔ کارگل کے معصوم شہدأ کی بے حرمتی اور مجاہدین اسلام کی قربانیوں کا سوداگر اللہ کی پکڑ میں آگیا ہے' زندگی اور موت اللہ کے ہاتھ میں ہے' امریکی ایجنٹوں کے عزائم کو اللہ نے ناکام کردیا اور جنرل پرویز مشرف کو اللہ نے موت کے آغوش میں جانے سے بچاکر امریکہ اور برطانیہ سمیت تمام یورپ اور اسلام دشمن قوتوں کو ششدر کردیا۔ جناب شفیع الرحمٰن احرار نے چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف سے اپیل کہ وہ پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کے دفاع کو اولیت دیتے ہوئے پاکستان کے ۹۸ فیصد مسلمانوں کی ترجمانی کرتے ہوئے نفاذ شریعت کا اعلان کریں یہی طریقہ اللہ کا شکر ادا کرنے کا ہے اور مسلمانوں کو جمہوریت کی لعنت سے نجات دلاکر حکومت الٰہیہ کے قیام کو یقینی بنائیں' انہوں نے کہا کہ روٹی' کپڑا اور مکان سب کا ضامن ہے قرآن۔ توحید و ختم نبوت اسوۂ صحابہ ہمارا دین ہے' زکوٰۃ و عشر' جزیہ و خراج اسلامی معیشت ہے۔ طاقت کا سرچشمہ اللہ ہے' صرف اللہ سے ڈرو امریکہ' برطانیہ اور یورپی ممالک کی بلیک میلنگ کے سامنے گھٹنے ٹیکنے سے گریز کرو اور بین الاقوامی امداد کو پایہ حقارت سے ٹھکرادو۔ طالبان اللہ کے سپاہی ہیں۔ غیرت مند مسلمان مجاہدین اسلام کی سربلندی کے لئے مصروف جہاد ہیں'

جناب محمد شفیع احرار

پاکستان کے غیور عوام کی خواہش ہے کہ ہمارے حکمران اسلام دشمن قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ اللہ رب العالمین ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے بین الاقوامی امداد کو پایہ حقارت سے ٹھکرا کر ہی ہم اپنی قومی سالمیت کا تحفظ کرسکتے ہیں' انہوں نے کہا کہ سابقہ الیکشن میں کل ۲۲ فیصد ووٹ پڑے تھے ۷۸ فیصد ووٹ نہیں پڑے تھے' اس طرح ملک پر ۱۳ فیصد حکمرانی کررہی تھی امریکہ اور یورپ نے جمہوریت کی بحالی کا واویلا کرکے نواز شریف کی ۱۳ فیصد جمہوری حکومت کی بحالی کا مطالبہ کیا۔ اقوام متحدہ' آئی ایم ایف اور دیگر بین الاقوامی مالیاتی ادارے اور غیر ملکی این جی اوز کا کردار انتہائی مہلک عزائم بہکاتا تھا۔ مسلم معاشرے میں تخریبی سرگرمیوں میں ملوث ہوکر یہودی اور عیسائی سامراج کے صیہونی عزائم کی تکمیل کے سوا کچھ نہیں ہے' مگر علامہ اقبال مرحوم کے پاکستان میں علامہ اقبال کے پرستاروں کے خلاف سازش اور غلامی کا طوق ڈالنے کے لئے حکمرانوں نے کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ علامہ اقبال مرحوم کہتے ہیں:۔

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

حکومت وقت کو چاہیے کہ:

☆...... حکومت الٰہیہ کے قیام کا اعلان کیا جائے۔

☆...... قادیانیت کی تخریبی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جائے۔

☆...... سودی نظام کے خاتمہ کا اعلان کیا جائے۔

☆...... توہین رسالت کے مجرموں سے کسی قسم کی نرمی نہ برتی جائے۔

☆...... پاکستان میں عریانیت' بے حیائی اور فحاشی کا خاتمہ یقینی بنایا جائے۔

☆...... ماورأ عدالت قتل کے مجرموں کو عبرتناک سزا دی جائے۔

☆...... ملکی دولت لوٹنے والوں کا احتساب کرکے مجرموں کو معقول سزا دی جائے۔

☆...... یوسف ملعون مدعیٔ نبوت کو ملک سے باہر فرار کرانے والوں کو گرفتار کیا جائے۔

☆☆......☆......☆☆

پشاور میں رد قادیانیت کورس

اور قرآن حکیم کے درس

شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کی للکار

حضرت مولانا نورالحق نور رکن مجلس شوریٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

عالم اسلام کے لئے قادیانیت ایک ناسور کا پھوڑا ہے جس کا مقصد اسلام سے غداری' اسلامی ممالک سے دشمنی مسئلہ جہاد کو ختم کرنا' نیز محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن اقدس سے علیحدہ کر کے مرزا قادیانی جہنم مکانی کے نجس اور مردار دامن سے جوڑ کر جہنم کا ایندھن بنانا ہے اور پاکستان کی سالمیت اور بقا کے خلاف اہل پاکستان کی درمیان افتراق اور انتشار پھیلا کر مرزائیت کے دوسرے گورو مرزا محمود آنجہانی کے خواب کے مطابق پاکستان کو پھر اکھنڈ بھارت کا روپ دے کر مسلمانوں کو ہندوؤں کی غلامی میں دینا قادیانی گروہ کا ناپاک منصوبہ ہے جس کی خاطر 'انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا شب وروز کوششیں' کر رہا ہے۔ ان کی ان ناپاک کوششوں کے مدمقابل پاک وہند کے علماء کرام اور مسلمانوں نے مسلسل جدوجہد کر کے مسلمانوں کے ایمانوں کے تحفظ میں کسی بھی قسم کی کوتاہی نہیں کی اور قادیانیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا تردید قادیانیت کے لئے تحریر اور تقریر کے ذریعہ جو کچھ ہوا اس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے۔

قیام پاکستان کے فوراً بعد قادیانی گروہ انگریز گورنر فرانس موڈی اور افواج کے سربراہ گریسی کی سازش اور منصوبے کے تحت پاکستان کی کلیدی آسامیوں پر قابض ہو کر اور اپنی دیرینہ روایات کے عین مطابق زر' زن' نوکری اور چھوکری کے ذریعہ اہل اسلام کو قادیانیت کے جال میں گرفتار کر کے یہ اعلان کرنے لگے کہ عنقریب پاکستان میں حکومت قادیانیوں کی ہو گی اور مسلمان علماء اور عوام مجرموں کی حیثیت ہمارے سامنے پیش ہوں گے۔ قادیانیت کے اس گھمنڈ کو خاک میں ملانے کے لئے ایک مرد مجاہد رئیس الاحرار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے رفقاء کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ قادیانیت کو للکارتے ہوئے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر یکجا کر کے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلائی' اس وقت کے اقتدار پر قابض حکمرانوں نے وزیر خارجہ آنجہانی سر ظفر اللہ قادیانی کی ہدایت اور اشاروں پر شمع ختم نبوت کے پروانوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے دس ہزار مسلمانوں کو شہید کیا اور لاکھوں کو قید کر کے اقتدار میں بدمستی کے سیاہ باب کا اضافہ اور اپنے لئے جہنم کے خریدنے کے اسباب بنائے۔ نشہ اقتدار میں بدمست ان بدبختوں کا خیال تھا کہ اس طرح وہ مسلمانوں کے دلوں سے عشق محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے مگر افسوس انھیں یہ خبر نہ تھی کہ مسلمانوں نے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی قسم کھائی ہے۔ آخر کار وہ وقت بھی پاکستان میں آیا اور شہداء تحریک ختم نبوت ۵۳ء کا خون رنگ لایا۔ ۱۹۷۴ء میں قومی اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد کے ذریعہ پاکستان کے آئین میں قادیانیوں کے بانی مرزا غلام احمد کذاب قادیانی اور اس کے جملہ

پیروکاروں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر پاکستان کے غیور مسلمانوں کی جانب سے شہداء ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کر کے ۷ / ستمبر کی تاریخ کو یادگار بنادیا۔ اس کے بعد ایک بار پھر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلسل جدوجہد اور تمام مکاتب فکر کے مسلمانوں کے تعاون سے ۱۹۸۴ء میں صدر ضیاء الحق نے قانون سازی کرتے ہوئے امتناع قادیانی آرڈیننس کے نفاذ کے ذریعہ یہ اعلان کیا کوئی مرزائی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکے گا' اپنے معبد خانے کو مسجد کا نام نہ دے سکے گا اور اسلامی شعائر استعمال نہیں کر سکے گا اور نہ ہی کسی بھی طریقہ سے مرزائیت کی تبلیغ کر سکے گا۔ خلاف ورزی کی صورت میں قید اور جرمانے کا سزاوار ہوگا۔ اپریل ۸۴ء میں یہ قانون نافذ العمل ہو چکا ہے۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس آج بھی پاکستان میں نافذ ہے۔ قانون کے محافظین کی ایک پوری کھیپ پاکستان میں موجود ہے' قانون پر عمل کرانے والے ادارے بھی موجود ہیں اور ان کے سربراہ بڑی بڑی تنخواہیں وصول کر رہے ہیں۔ مگر نامعلوم یہ سب کیوں خواب غفلت کی لمبی تان کر سوئے ہوئے ہیں اور قانون کے نفاذ اور قانون کی سرپرستی سے غافل ہیں۔ قادیانیوں کی جانب سے آئین سے بغاوت اور قانون کی کھلم کھلا خلاف ورزیاں روز کا معمول بن چکی ہیں اور قادیانیوں کی جانب سے آج بھی ارتدادی سرگرمیاں جاری ہیں ۔ قادیانی اخبارات اور رسائل اس کے گواہ ہیں ایک بار پھر قادیانیوں کی سرگرمیوں میں تیزی آچکی ہے۔ اس ہی سلسلہ میں پشاور اور قرب وجوار میں مرزائی اپنی مذموم سرگرمیوں میں ملوث ہیں اور وہ مسلمانوں کے ایمان کو لوٹ رہے ہیں اور کوشش کر رہے ہیں کہ مسلمانوں کو دامن رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاٹ لیا جائے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے مرزائیت کے پرچار کا نوٹس لیتے ہوئے اس امر کو محسوس کیا۔ صوبہ سرحد کے مرکزی شہر پشاور میں رد قادیانیت کی تیاری کے لئے تربیتی پروگرام رکھا جائے۔ جس میں علماء کرام' طلباء اور تعلیم یافتہ افراد کو شریک کیا جائے مجلس نے مرکزی دارالقراء جامعہ کنک منڈی پشاور کے تعاون سے ''رد قادیانیت کورس'' کے پروگرام کو ترتیب دے کر اعلان کر دیا اور مرکزی مبلغ شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب لیکچر کے لئے ملتان سے تشریف لائے طلباء وغیرہ کے قیام وطعام کا انتظام دارالقراء کے تعاون سے کیا گیا حضرت مولانا قاری فیاض الرحمن صاحب اور مرکزی دارالقراء کے تمام اسٹاف نے اس کو کامیاب بنانے کی خاطر مکمل تعاون کیا کورس میں تقریباً دوسو کے قریب رد قادیانیت کی معلومات کے حصول کے لئے شریک ہوئے اور پورے انہماک سے مولانا کے لیکچرز سنے اور چار روزہ کورس کے اس پروگرام میں دوروز مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ کا مسئلہ ختم نبوت پر قرآن وحدیث اور اجماع امت کے موضوع پر بیان ہوا۔ مولانا صاحب نے نہایت تفصیل کے ساتھ ختم نبوت کے ہر پہلو پر دلائل دیئے اور دلائل قطعیہ سے ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب سے لے کر مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی تک سب مدعیان نبوت مرتد وزندیق اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں مولانا موصوف کے بیان کا ایک ایک لفظ قادیانیت کی موت کا پیغام تھا۔ جس سے شرکاء محمد اللہ مطمئن ہوئے' تیسرے روز مولانا موصوف نے قرآن وحدیث کی روشنی میں مسئلہ حیات عیسیٰ علیہ السلام اور ظہو مہدی پر بیان فرمایا نزول عیسیٰؑ کے دعوے کی قلعی کھول کر رکھ دی شرکاء مسلسل مولانا کے بیان پر داد تحسین پیش کرتے رہے۔ آخری روز شاہین ختم نبوت نے کذاب مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کو آڑے ہاتھوں لیا اور ان کی کتابوں کے حوالہ جات سے مرزا غلام احمد قادیانی کو نہایت ہی ذلیل اور کمینہ ثابت کیا اور اعلان فرمایا کہ کوئی قادیانی مرزا غلام احمد کو شریف انسان ثابت نہیں کر سکتا۔ پشاور مجلس کے ذمہ دار حضرات نے مولانا کی چار روز پشاور میں موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ان چار روز میں کورس کے علاوہ جامع مسجد قبا پشاور کینٹ' جامع مسجد گنج علی خان پشاور' جامع مسجد گل بہار' جامع مسجد عائشہ' جامع مسجد ہشت نگری' جامع مسجد سول کوارٹرز چھ درس قرآن حکیم پر خطاب فرمایا یہ چھ درس حاضری اور خطاب دونوں کے لحاظ سے نہایت ہی کامیاب رہے۔ شرکاء کورس میں ''کلمہ طیبہ کی توہین کے پشتو ایڈیشن'' ''شعور ختم نبوت اور قادیانیت شناسی'' اردو کے نسخے تقسیم کئے گئے مرکزی لٹریچر اور مقامی

جماعت کا مطبوعہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

امیر مجلس جناب مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی اور اراکین مجلس نے تمام شرکاء کورس اور شرکاء درس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ آپ سب حضرات کی شرکت سے یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ مسلمانوں کے دل عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ابھی خالی نہیں ہوئے اور یہی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری نجات کا ذریعہ ہوگی۔ مسلمانوں سے اپیل کرتے ہوئے درخواست کی گئی کہ رد قادیانیت کے سلسلہ میں لٹریچر ہم سے حاصل کرکے بطور مطالعہ کریں اور ختم نبوت کے رضاکار بن کر لٹریچر اوروں تک پہنچا کر مسلمانوں کے ایمانوں کو قادیانی لٹیروں سے بچا کر محبت و عشق رسول عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی ثبوت دیں۔

مجلس پشاور کے ذمہ داران نے اعلان کیا کہ مرزائیت کی طرف ارتدادی پرچار کے متعلق مجلس کو اطلاع دینے کی صورت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون کرکے محشر میں شافع محشر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے حقدار بن کر حشر کی ہولناک گرمی سے اپنے آپ کو بچایئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اور آپ سب کے تعاون سے ہی مرزائیت کے کفر کا تعاقب جاری رہے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

○

ختم نبوت فیصل آباد کی سرگرمیاں

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر سابقہ ربوہ میں اسلامی شعائر کی توہین بند کرائی جائے اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے پر قادیانی مرزائی غیر مسلموں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے انہوں نے کہا کہ اسلامیان پاکستان کے مطالبہ پر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قادیانیوں' مرزائیوں کو آئین میں ترمیم کرکے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور اس آئینی ترمیم کی روشنی میں ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء کو امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ قانون سازی کرتے ہوئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔بی اور ۲۹۸سی میں ترمیم کرکے قادیانیوں پر خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرنے کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ مقام افسوس ہے کہ بے نظیر بھٹو اور نواز شریف دو دو دفعہ حکومت کے دور میں چناب نگر میں آئین قانون پر عمل درآمد نہ کرایا گیا اور قادیانی جماعت کے لوگ جان بوجھ کر قانون کی خلاف ورزی کرتے رہے اور چناب نگر میں کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی کے بورڈ نہ اتارے اور نہ ہی خلاف قانون وال چاکنگ ختم کی گئی اس لئے ربوہ کا نام چناب نگر رکھنے پر ۴/فروری ۹۹ء کو گورنر پنجاب کی طرف سے جاری شدہ نوٹیفکیشن پر عمل درآمد نہ کرایا گیا جبکہ موجودہ آر ایم پیلہ اور سابقہ آر۔ایم ٹوانہ نے بار بار تعینات ہونے کے باوجود قانون کی خلاف ورزی بند نہ کرائی اور ڈی سی جھنگ اور اے سی چنیوٹ نے بھی نوٹس نہ لیا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکریٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنر پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر چناب نگر سابقہ ربوہ میں قادیانیوں' مرزائیوں سے عمل درآمد کرایا جائے اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۸۔سی اور ۲۹۸بی کی خلاف ورزی پر قادیانی جماعت کے سرکردہ رہنماؤں اور قصوروار قادیانیوں کے خلاف مقدمات چلائے جائیں اور خود کو مسلمان ظاہر کرنے اور قادیانی مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرنے پر قادیانی جماعت کے مقامی سربراہ مرزا سرور احمد قادیانی غیر مسلم اور صدر عمومی چناب نگر ایاز محمود قادیانی غیر مسلم کو گرفتار کرکے جیل بھجوایا جائے انہوں نے کہا کہ ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کی متفقہ قرارداد پر آئین میں ترمیم کرکے قادیانیوں' مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور اس آئینی ترمیم کی روشنی میں تعزیرات پاکستان میں ترمیم کرکے ۲۹۸۔بی اور ۲۹۸ سی کا اضافہ کیا گیا تھا جبکہ قادیانی آئین اور قانون کو تسلیم نہیں کرتے اور جان بوجھ کر قانون کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں جبکہ مسلم لیگ اور پیپلز پارٹی کی حکومتیں چناب نگر میں قانون نافذ کرنے میں ناکام رہی ہیں انہوں نے فوجی حکام سے اپیل کی ہے کہ قادیانیوں مرزائیوں سے بھی چناب نگر میں قانون پر عمل کرایا جائے اور ان کی خودسری کا خاتمہ کیا جائے۔

اخبارِ ختمِ نبوّت

ٹنڈوآدم میں سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

ٹنڈوآدم رپورٹ (عابد حسین منصور) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ایک روزہ سالانہ عظیم الشان ختم نبوت ٹنڈوآدم میں منعقد ہوئی' کانفرنس کی چار نشستیں ہوئیں جن میں علماء کرام نے عقیدہ ختم نبوت' ناموس رسالت ﷺ اور فتنہ قادیانیت وگوہر شاہی کے عنوان پر تفصیلی خطابات ہوئے۔

پہلی نشست۔ صبح گیارہ بجے شروع ہوئی حافظ حسین احمد مدنی نے تلاوت قرآن مجید سے آغاز کیا جناب سیف اللہ صاحب نے نعت پیش کی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بدین کے مبلغ حضرت مولانا محمد علی صدیقی صاحب نے ختم نبوت کے موضوع پر فاضلانہ خطاب کیا پھر حافظ محمد طاہر صاحب (ڈگری) نے نعت و نظم پیش کر کے سامعین کو گرمایا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری نے خطبہ جمعہ اور نماز جمعہ کی امامت بھی فرمائی۔

دوسری نشست۔ نماز جمعہ کے بعد ساڑھے تین بجے حافظ عبدالوحید صاحب کی تلاوت قرآن سے شروع ہوئی جس میں حافظ محمد طاہر صاحب اور حافظ نعمت اللہ سولنگی صاحب نے نعت اور نظمیں پیش کیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ حضرت مولانا محمد نذر عثمانی صاحب نے گوہر شاہی کے متعلق عوام کو اپنے خطاب میں آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت گوہر شاہی کا بھی احتساب کرے کہ جو پانچ سال قبل سندھ فیکسٹ بک بورڈ کی عمارت کے پیچھے جھونپڑی میں رہتا تھا اور رکشہ ڈرائیور تھا آج اس کے پاس سات سو ایکڑ زمین کہاں سے آئی۔

تیسری نشست۔ بعد نماز عصر ہوئی جس میں حضرت مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن صاحب رحمانی مہتمم دارالعلوم ختم نبوت نے سوال وجواب کی نشست میں سوالات کے جواب دیئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی نائب امیر حضرت اقدس حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب شام ساڑھے چھ بجے ٹنڈوآدم پہنچے شبان ختم نبوت کے رضاکاروں نے حضرت اقدس کا استقبال کیا۔ مغرب سے عشاء تک کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے ہوئے مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔

چوتھی نشست۔ بعد نماز عشاء رات ۸ بجے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن قاری بہاء الدین زکریا حالجوی نے کی ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت یونٹ الھیار گوٹھ ٹنڈوآدم کے ناظم اعلیٰ بھائی محمد عزیز احمد صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔ حاضرین نے پرجوش نعروں سے داد دی ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما حضرت علامہ احمد میاں حمادی صاحب نے ریاض احمد گوہر شاہی کی تحریریں اور اس کے کفریہ نظریات عوام کے سامنے پیش کئے۔ علامہ صاحب کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے "عقیدہ ختم نبوت قرآن وحدیث کی روشنی" میں کے عنوان پر بیان کیا۔ اسی دوران حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مسجد میں تشریف لائے تو حاضرین نے کھڑے ہو کر حضرت کا استقبال کیا پوری مسجد اللہ اکبر' ختم نبوت زندہ باد' قادیانیت مردہ باد' امیر شریعت زندہ باد' گوہر شاہی مردہ باد کے پرجوش نعروں سے گونج اٹھی' عالمی مجلس ختم نبوت کے مرکزی خازن حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کو جب دعوت خطاب دی گئی تو ان کا پرجوش نعروں سے استقبال کیا گیا مولانا نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرزا غلام قادیانی دنیا کی تمام برائیوں اور بے حیائیوں کا مجموعہ اور زانی شرابی انسان تھا اس کو نبی تو کیا ایک شریف انسان بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ مولانا کے بعد سندھ کے مشہور ومعروف نعت خواں جناب نعمت اللہ سولنگی صاحب نے قائدین ختم نبوت کے عنوان پر اور ایک سندھی میں نعت پیش کی ان کے بعد جامعہ حمادیہ منزل گاہ سکھر

کے مہتمم اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب ہالیجوی نے خطاب فرمایا ان کے بعد حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب نے خطاب فرمایا کہ مرزا قادیانی سے لے کر مرزا ناصر تک قادیانیوں کے تمام روحانی پیشواؤں کی موت عبرتناک ہوئی ہے اور موجودہ قادیانی لیڈر مرزا طاہر احمد بھی فالج کے حملہ سے موت کے بستر پر پڑا ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ میں اپنے رب سے ملاقات کے لئے ہر وقت تیار ہوں لیکن ایک دعا ہے کہ مرزا طاہر میری زندگی میں مر جائے۔

حضرت کے بعد حافظ محمد طاہر صاحب نے نظم پیش کی پھر مولانا قاری کامران صاحب نے خطاب کیا۔ ان کے بعد شیریں بیان مقرر حضرت مولانا خادم حسین صاحب شر بلوچ نے معراج النبی کے موضوع پر خطاب کیا۔ ان کے بعد مولانا قاری ابو طلحہ عبدالغفور حقانی صاحب نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر بیان کیا مولانا نے اپنے خطاب میں قادیانیت کا بھی آپریشن کیا۔

آخری خطاب حضرت مولانا عبدالحمید لنڈ صاحب نے کیا' ان کے خطاب کے بعد علامہ حمادی صاحب نے تمام حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور دعا کروائی۔ رات چار بجے کانفرنس خیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

"قراردادیں"

کانفرنس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کروائی گئیں۔

۱۔ یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان بھر میں بالخصوص سندھ کے تھرپارکر' بدین اضلاع میں قادیانیوں کی ہر قسم کی سیاسی سماجی تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کی جائے۔

۲۔ قادیانیوں کے عقیدے میں جہاد حرام ہے جبکہ پاک فوج کی بنیاد ہی جذبہ جہاد پر ہے لہذا جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کرتے ہیں وہ پاک فوج سے قادیانی افسران کو فوراً باہر نکالیں اس میں ملک و قوم اور فوج کا مفاد ہے۔

۳۔ توہین رسالت کے مقدمات ملکی عدالتوں میں سالہاسال سے التواء کا شکار ہیں۔ اس لئے دیندار مسلم ججوں پر مشتمل سپریم کورٹ کی سطح کا خصوصی ٹریبونل قائم کیا جائے اور تمام مقدمات کی فوری سماعت کر کے مجرموں کو شرعی سزا دی جائے۔

۴۔ ریاض احمد گوہر شاہی پر توہین رسالت کا مقدمہ فی الفور درج کیا جائے۔ نیز اس کے عقائد و نظریات خلاف اسلام کفر اور ارتداد پر مبنی ہیں اس لئے اس کی جماعت نام نہاد انجمن سرفروشان اسلام کو خلاف قانون قرار دے کر اس کی تمام سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور گوہر شاہی کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

●●

قادیانیت اور اسلامی ترامیم سے متعلق عبوری حکمنامہ جاری کیا جائے۔ آئین کی معطل ہونے کی وجہ سے ان دفعات کا تحفظ بہت ضروری ہے۔ مولانا خواجہ خان محمد' مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور دیگر علماء کرام کا مطالبہ

ملتان (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ شیخ المشائخ خواجہ خواجگان مولانا خواجہ خان محمد صاحب نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' ڈاکٹر عبدالرزاق' سکندر مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا نذیر احمد تونسوی' مفتی محمد جمیل خان' جمعیت علماء اسلام کے قائدین مولانا فضل الرحمن' مولانا عبدالغفور حیدری' مولانا عبدالغنی' حافظ حسین احمد' مولانا محمد خان شیرانی جمعیت اہلسنت کے قاری سعید الرحمن' مولانا عمر شریف' تنظیم اہلسنت کے مولانا عبدالستار تونسوی' مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ نے ایک مشترکہ بیان میں چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف اور صدر پاکستان جناب محمد رفیق تارڑ سے مطالبہ کیا کہ آئین معطل ہونے کی وجہ سے اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں قادیانیت سے متعلق آئینی ترامیم امتناع قادیانیت آرڈیننس اور اسلامی دفعات کو نقصان پہنچانے کی کوشش نہ کی جائے اور لادین قوتیں اس سلسلے میں سازشیں نہ کریں اس لئے چیف ایگزیکٹو کی مشاورت سے صدر پاکستان ایک عبوری حکمنامے جاری کریں جس کے تحت قادیانیت سے متعلق ترامیم اور اسلامی دفعات کو مکمل تحفظ فراہم کیا جائے۔ ان علماء کرام نے حکومت سے مزید

مطالبہ کیا کہ فوری طور پر ملک میں نفاذ شریعت کا عمل مکمل کیا جائے۔ ان علماء کرام نے جنرل پرویز مشرف کے اس بیان کا خیر مقدم کیا جس میں انہوں نے واضح کیا کہ تمام قوانین اور اقدامات کتاب و سنت کی روشنی میں کئے جائیں گے۔

تبصرہ کتب

نام کتاب: طالبان کے دیس میں

مصنف: مولانا محمد رمضان پھلپوٹو

صفحات: ۲۸۲

ناشر: مدرسہ عربیہ مظہر العلوم حمادیہ کھوڑا ضلع خیرپور میرس سندھ

قیمت: درج نہیں

زیر تبصرہ کتاب "طالبان کے دیس میں" افغانستان کے مشاہدات و تاثرات پر مشتمل ایک اہم سفر نامہ ہے۔ جسے مولانا محمد رمضان پھلپوٹو نے بڑی کاوش و محنت سے مبنی بر حقیقت حالات و واقعات کو سامنے رکھ کر ترتیب دیا ہے۔ مولانا موصوف سندھ کے نوجوان عالم دین' بہترین ادیب و خطیب اور متعدد کتابوں کے مصنف ہیں۔ ان کی متعدد تصنیفات علماء کرام اور اہل قلم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ زیر تبصرہ کتاب انہوں نے سندھی زبان میں تحریر کی اور کتاب ہاتھوں ہاتھ نکل گئی اس کتاب کی اہمیت و قبولیت کے پیش نظر احباب کے اصرار پر خود مولانا موصوف نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کیا۔ یہ صرف سفر نامہ نہیں بلکہ درحقیقت تاریخی حالات و واقعات کا تذکرہ' طالبان پر کئے گئے اعتراضات کا تجزیہ اور تحقیقی جوابات اور طالبان کے متعلق دیگر اہم معلومات کا ایک بہترین ذخیرہ ہے۔ کتاب کی ابتداء میں قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن۔ پیر طریقت مولانا محمد عالم۔ مولانا عبدالغنی (چمن)۔ مولانا نور محمد (کوئٹہ)۔ مولانا محمد عبداللہ (بھکر) اور مولانا ڈاکٹر خالد محمود سومرو کی تقاریظ نے کتاب کی اہمیت کو دوچند کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کی اس پر خلوص محنت کو شرف قبولیت سے نوازے نجات اخروی کا ذریعہ بنائے اور مسلمانوں کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

سعودی عرب میں سات سالہ بچوں نے مکمل قرآن مجید حفظ کرلیا

قرآن مجید کے معجزاتی اثرات آئے دن مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو عربی میں نازل فرمایا مگر دنیا کے ہر خطے میں پائے جانے والے عربی سے قطعاً "ناواقف" مسلمان نہ صرف اس کی تلاوت کو اپنے نظام الاوقات کا ایک اہم جز سمجھتے ہیں بلکہ بڑوں سمیت بچے بھی اس کتاب کو شروع سے اخیر تک اپنے سینوں میں محفوظ کرلیتے ہیں' حال ہی میں سعودی عرب سے یہ حیران کن خبر ملی ہے کہ دمام شہر کے سات سال سے کم عمر دو مسلمان بچوں نے مکمل قرآن مجید حفظ کرلیا۔ محمد انس اور محمد عبداللہ نامی ان دونوں بچوں کا تعلق پاکستان سے بتایا جاتا ہے جن کے والدین دمام کی پٹرول کمپنی آرامکو میں ملازم ہیں' محمد عبداللہ اس وقت دمام کے امریکی سکول میں زیر تعلیم ہے اور محمد انس وہیں ایک پاکستانی اسکول میں پڑھ رہا ہے' ان بچوں کے استاد شیخ عبدالعزیز الزینی نے اللہ تعالیٰ کی اس قدرت پر بے پناہ شکر اور مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان بچوں پر یہ خصوصی عنایت ہے کہ اس دور میں انہوں نے اتنی کم عمری میں قرآن مجید کو مکمل حفظ کرلیا' انہوں نے کہا کہ اس سلسلے میں جہاں طلبہ اور استاد کی محنت کا دخل ہے وہیں والدین کی کوشش اور گھریلو ماحول کو بھی خصوصی اہمیت حاصل ہے

پاکیزگی اور ذائقے کا حسین سنگم...... خالص دیسی گھی سے تیار کردہ

شیرپنجاب سوئٹس اینڈ بیکرز

برانچز: گھنٹہ گھر فون: ۲۲۴۲۰۳' سیٹلائٹ ٹاؤن فون: ۲۵۰۰۰۹' پیپلز کالونی فون: ۲۷۵۰۰۲' جناح روڈ اسلامیہ کالج چوک فون: ۲۱۵۱۲۰ گوجرانوالہ

فہرست کتب مطبوعہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بمعہ رعایتی قیمت

۱	احتساب قادیانیت جلد اول	مولانا لال حسین اختر ؒ	۶۰
۲	قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ	پروفیسر محمد الیاس برنی ؒ	۱۵۰
۳	تحفہ قادیانیت جلد اول	مولانا محمد یوسف لدھیانوی	۱۲۰
۴	تحفہ قادیانیت جلد دوئم	〃	۱۰۰
۵	تحفہ قادیانیت جلد سوئم	〃	۱۲۰
۶	تحفہ فار قادیانیت (انگلش)	〃	۱۲۵
۷	عقیدہ حیات و نزول اکابر امت کی نظر میں	〃	۴۰
۸	احتساب قادیانیت جلد دوئم	مولانا محمد ادریس کاندھلوی ؒ	۱۲۰
۹	خطبات ختم نبوت جلد اول	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ؒ	۱۲۰
۱۰	〃 جلد دوئم	〃	۱۲۰
۱۱	سوانح مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ؒ	〃	۱۲۰
۱۲	تحریف بائبل	مولانا عبداللطیف مسعود	۸۰
۱۳	مسئلہ رفع و نزول مسیح ؑ	〃	۱۲۰
۱۴	عقیدہ ختم نبوت و قادیانیت سوالاً جواباً	جناب صادق علی زاہد	۴۵
۱۵	کلمہ فضل رحمانی	قاضی فضل احمد گرداسپوری ؒ	۲۵
۱۶	ہائی کورٹ کے سات سوالوں کا جواب	مولانا محمد علی جالندھری ؒ	۱۰
۱۷	مرگ مرزائیت	جناب محمد طاہر رزاق	۴۵
۱۸	تحفظ ختم نبوت	〃	۷۰
۱۹	نغمات ختم نبوت	〃	۷۰
۲۰	قادیانی افسانے	〃	۴۰
۲۱	رد قادیانیت پر قلمی جہاد کی سرگزشت	جناب مولانا اللہ وسایا	۶۰
۲۲	تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء جلد سوئم	〃	۱۲۰
۳۳	قومی اسمبلی میں قادیانی مقدمہ کی کارروائی	〃	۱۰۰
۲۴	رئیس قادیان	مولانا محمد رفیق دلاوری ؒ	۱۰۰
۲۵	قادیانیت سے اسلام تک	جناب محمد متین خالد	۱۲۰
۲۶	غدار پاکستان	〃	۱۲۰
۲۷	قادیانیت کا سیاسی تجزیہ	صاحبزادہ طارق محمود	۱۰۰
۲۸	تحفظ ناموس رسالت	جناب ایچ ساجد اعوان	۱۲۰
۲۹	ہرچہ گویم حق گویم	جناب امین گیلانی	۱۰
۳۰	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	چیف جسٹس خلیل الرحمٰن	۱۰
۳۱	اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	جناب محمد فیاض اختر ملک	۱۴۰
۳۲	الخلیفۃ المہدی فی الاحادیث الصحیحہ	مولانا سید حسین احمد مدنی ؒ	۱۵
۳۳	بائیس جھوٹے نبی	جناب نثار احمد فتحی	۵۰

نوٹ: کتب بذریعہ ڈاک منگوانے پر بائیس روپے فی کلو علاوہ قیمت کتاب ہے۔
وی پی کی سہولت ممکن نہیں۔ رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان فون: 514122

REGD. NO. SS-16

تاجدار ختم نبوت زندہ باد

مسلم کالونی چناب نگر میں

فرما گئے یہ ہادی لا نبی بعدی

سالانہ

ردِ قادیانیت و عیسائیت کورس

14 نومبر تا 7 دسمبر 1999ء مطابق 5 تا 28 شعبان 1420ھ

اساتذہ کرام کے اسمائے گرامی:

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب، حضرت مولانا محمد امین صفدر صاحب، حضرت مولانا بشیر احمد الحسینی صاحب، صاحبزادہ طارق محمود صاحب، حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی صاحب، حضرت مولانا عبداللطیف مسعود صاحب، حضرت مولانا خدا بخش صاحب، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی صاحب، حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب، جناب الحاج اشتیاق احمد صاحب، جناب محمد متین خالد صاحب، جناب محمد طاہر رزاق صاحب

◄ کورس میں داخلہ درجہ رابعہ سے فارغ اور میٹرک پاس طلبا کو دیا جائے گا۔ ◄ ملازمین اور تجارت پیشہ حضرات بھی تشریف لا سکتے ہیں ◄ شرکاء موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔ ناشتہ کھانا کاغذ قلم ادارہ فراہم کرے گا۔ ◄ درخواست سادہ کاغذ پر آج ہی بھجوادیں۔ طلبا سالانہ امتحان سے فارغ ہو کر 7 ہی مسلم کالونی تشریف لا سکتے ہیں۔

شعبہ دار المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان- فون : 514122